عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۶ ۔ شمارہ ۲۸

روشنی ——— نظم

لطائفِ علمیہ ۔ دلچسپ مناظرہ

بھارت میں مبلغ ختم نبوت کی کامیابی

تین خاندانوں کی قادیانیت سے توبہ

کنری میں ایک قادیانی کمانڈو کی توبہ

اہم حقائق کا انکشاف

خدا کی قہری تجلی کا ظہور،

قادیانیوں کو دعوتِ فکر

اداریہ

کتاب ملتِ بیضا کی پھر شیرازہ بندی ہے

ایک اہم مضمون

ممتاز محقق حضرت مولانا

محمد یوسف لدھیانوی

کی ایک اہم تقریر

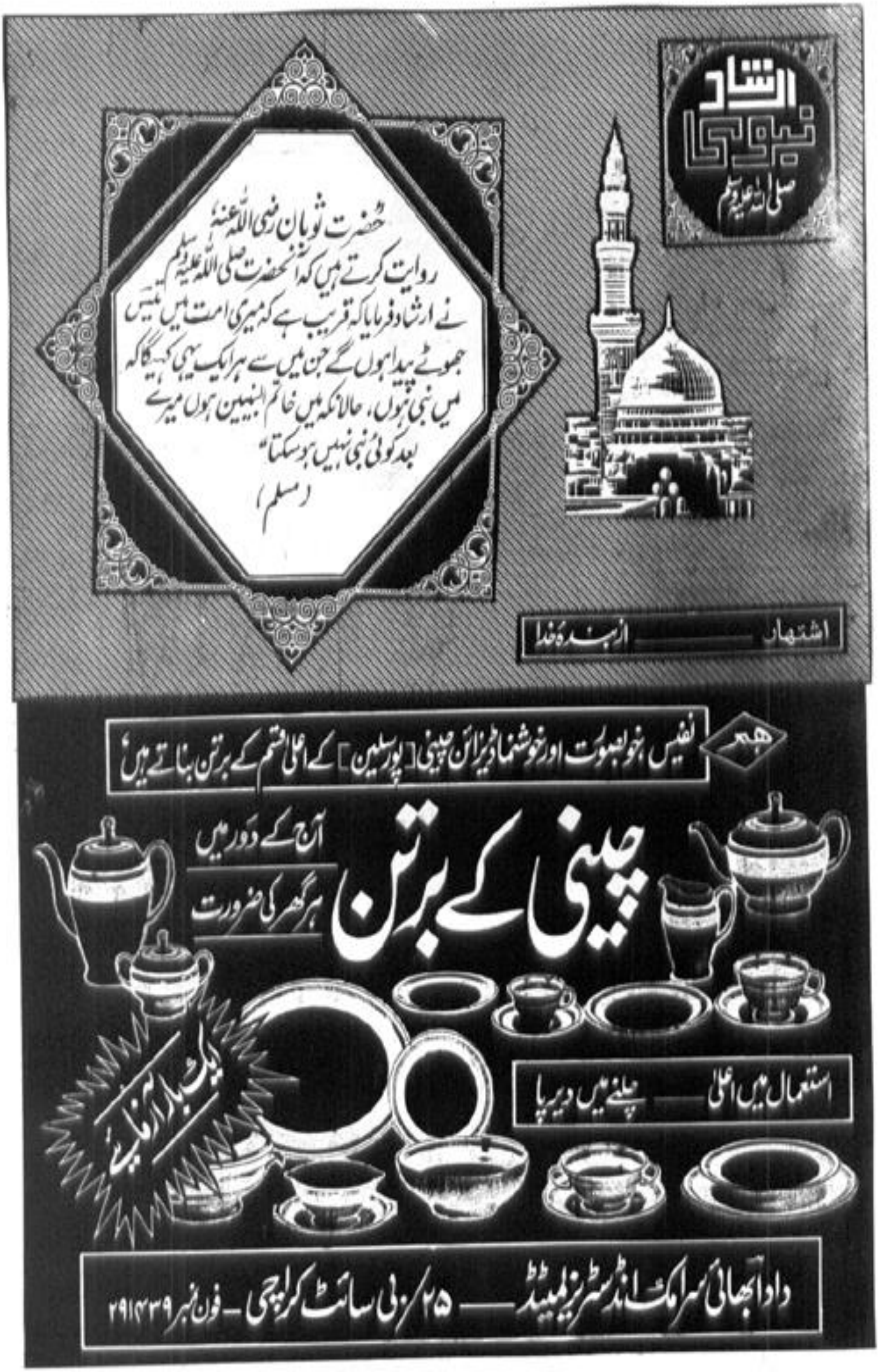
ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا" (مسلم)
اشتہار — از بندۂ خدا
ہم نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ایک بار آزمائیے
استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا
دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ — ۲۵/بی سائٹ کراچی — فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

ہفت روزہ

ختم نبوة

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۱۳ تا ۱۹ جمادی الاول ۱۴۰۸ھ مطابق ۵ دسمبر تا ۱۱ دسمبر ۱۹۸۷ء | شمارہ ۲۸

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۲۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ ″
ایشیا — ۳۲۵ ″

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری — قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر/گھوٹکی — حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ — پیر منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/شکارگڑھ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد طوری
گجرات — چوہدری محمد جلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
امریکہ — چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف نازہ • ایڈمنٹن — عامر رشید
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
نائجیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد • برما — محمود اسد نظامی
باربڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ — اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: دفتر ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

خدا کی قہری تجلی کا ظہور ـــــ قادیانیوں کو دعوتِ فکر

گذشتہ دنوں ربوہ سے قادیانی پیشوا اور مرزائے قادیان کے پوتے مرزا طاہر کا ایک چیلنج شائع ہوا۔ اسی چیلنج کو قادیانیوں کے لاہور سے شائع ہونے والے پندرہ روزہ رسالے نے بھی شائع کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ نبوت یا خلافت کے نام پر جو ناٹک اس نے رچا رکھا ہے، وہ بالکل صحیح ہے اور دنیا کے نوّے کروڑ مسلمان جو مرزا غلام افرنگ قادیانی، جھوٹے مدعی نبوت کو مرتد، زندیق، ملعون اور کافر سمجھتے ہیں، کسی میں یہ ہمت نہیں کہ اس کے چیلنج کا جواب دے سکے۔ مرزا طاہر کا وہ چیلنج ختم نبوت انٹرنیشنل کے شمارہ ۱۸ میں درج ہو چکا ہے اور اس کا جواب بھی دیا جا چکا ہے ـــ ہم اپنے جوابی چیلنج کے مطابق دعوے سے کہتے ہیں کہ مرزا طاہر اپنے دادا کی صفائی دینے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہوگا۔

مرزا طاہر نے بطور خاص اپنے چیلنج میں اس بات پر زور دیا تھا کہ وہ (یعنی قادیانی) کلمہ میں محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی کو نہیں لیتے بلکہ ان کی مراد حضور ہی کی ذات ہوتی ہے آج کے دور میں مرزا طاہر کا یہ جھوٹ نوبل پرائز کا مستحق ہے۔ انہیں چاہیے کہ وہ اس کے حصول کے لئے سلسلہ جنبانی کریں۔ اس لئے کہ عالمی جھوٹ خود اس کے دادا مرزا قادیانی اور دوسرے قادیانی لیڈروں کی تحریرات کے خلاف ہے۔ ایسی تحریرات یا حوالہ جات ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل میں شائع ہوتے رہتے ہیں، آج جس اہم مسئلہ کی طرف اہل اسلام اور قادیانی مرتدوں کی توجہ دلانا مقصود ہے، وہ قادیانی پیشوا مرزا طاہر کا مذکورہ چیلنج ہے۔ اس چیلنج میں مرزا طاہر نے اہل اسلام کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ حلف اٹھا کر کہیں کہ ہم (قادیانی) کلمہ میں محمد سے مراد مرزا قادیانی کو لیتے ہیں اور پھر مرزا طاہر نے ترنگ میں آکر یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اگر وہ ایسا کریں ـــ "تو خدا کی قہری تجلی ضرور ظاہر ہو کر رہے گی اور انہیں ناکام کر کے دکھا دے گی"۔

ادھر مرزا طاہر کی زبان سے اپنی جھوٹی ماموریت اور خلافت کے زعم میں یہ الفاظ نکل رہے تھے ادھر خدا کی قہاریت اور جباریت حرکت میں آگئی ـــــــــــ جیسا کہ آپ گذشتہ شمارہ پڑھ چکے ہیں کہ کورٹ میں قادیانیوں کے خلاف مقدمہ زیر سماعت تھا، اور اس میں اسی مسئلہ پر بحث ہو رہی تھی کہ قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں تو اس میں محمد سے مراد مرزا غلام افرنگ قادیانی کو لیتے ہیں۔ مسلمان وکلاء نے مرزائیوں کی اپنی کتابوں سے حوالے دے کر قادیانی وکلاء کی بتیسی توڑ ڈالی۔ اس صورت حال سے بد حواس ہو کر قادیانی وکیل نے فوراً اپنے اٹھارہ بیس سال کے لڑکے کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ . . . . .

"اگر ہم کلمہ میں "محمدؐ" سے مراد مرزائے قادیان کو لیتے ہوں تو خدا مجھے اس لڑکے سے محروم کر دے"

خدا کی قدرت دیکھیئے کہ ایک ماہ کے اندر ہی وہ لڑکا مع اپنے ساتھی کے جھیل میں ڈوب کر مر گیا۔ وہ دونوں لڑکے قادیانی کانڈو تھے اور جھیل میں دوسرے کانڈوز کے ساتھ تیراکی کی تربیت حاصل کرنے کے لئے وہاں گئے تھے۔ جھیل ایک بہانہ بن گئی، در اصل اس طرح خدا نے جبار و قہار نے مرزا طاہر ہی نہیں پوری دنیا کے قادیانیوں کو اپنی قہری تجلی یا تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس گئے گذرے دور میں ایک عظیم الشان معجزہ دکھا دیا۔

ہم اس واقعہ پر مرزا طاہر کو تو کچھ نہیں کہتے اس لئے کہ اس نے خلافت کے نام پر تجارت شروع کی ہوئی ہے لیکن عام قادیانیوں کو یہ ضرور دعوت دیں گے کہ وہ آنکھیں کھولیں اور حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے تعلق جوڑ کر اپنی قبر اور آخرت سنوار لیں۔ ورنہ خدا کی لاٹھی بے آواز اور تحمل بے مثال ہے ؎

نہ جا اس کے تحمل پر کہ بے ڈھب ہے گرفت اس کی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

مال کے دینی فوائد

"حکایاتِ صحابہؓ میں یہ اور اس قسم کے چند واقعات ذکر کئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ ہزاروں واقعات ان حضرات کے تاریخ میں موجود ہے۔ ان کو مال کیا نقصان دے سکتا تھا۔ جن کے نزدیک اس میں اور گھر کے کوڑے میں کوئی فرق ہی نہ ہو۔ کاش اللہ جلّ شانہٗ، اس صفت کا کوئی شمّہ اس ناپاک کو بھی عطا کر دیتا۔

یہاں ایک بات خاص طور سے قابل لحاظ ہے وہ یہ کہ ان حضرات متمول صحابہ کرامؓ کے ان احوال سے مال کی کثرت کے جواز پہ استدلال تو ہوسکتا ہے کہ "خیر القرون اور خلفائے راشدینؓ کے دَور میں یہ مثالیں بھی ملتی ہے، لیکن ہم لوگوں کو اس زہر کے اپنے پاس رکھنے میں ان کے اتباع کو آڑ بنانا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی تپ دق کا بیمار کسی جوان، قوت تندرست کے اتباع میں روزانہ صحبت کیا کرے کہ وہ تین چار دن میں قبر کا گڑھا ہی دیکھے گا۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ مال بمنزلہ ایک سانپ کے ہے جس میں زہر بھی ہے، اور تریاق بھی ہے اور اس کے فوائد بمنزلہ تریاق کے ہیں اور اس کے نقصانات بمنزلہ زہر کے، جو اس کے فوائد اور نقصانات سے واقف ہو جائے، وہ اس پر قادر ہوسکتا ہے کہ اس کے فوائد حاصل کرے اور نقصانات سے محفوظ رہے۔ اس میں فوائد تو دو قسم کے ہیں دنیوی اور دینی دنیوی فوائد تو ہر شخص جانتا ہے۔ انہی کی وجہ سے سارا جہان اس کے کمانے میں مرست رہا ہے۔

دینی فوائد تین ہیں۔ اوّل یہ کہ بواسطہ یا بلاواسطہ عبادات کا سبب ہے بلاواسطہ تو جیسے، حج، جہاد وغیرہ کہ یہ روپیہ ہی سے ہو سکتا ہے، اور بواسطہ یہ کہ اپنے کھانے پینے اور ضروریات میں خرچ کرے کہ یہ ضرورتیں اگر پوری نہ ہوں تو آدمی کا دل اُدھر مشغول رہتا ہے جس کی وجہ سے دینی مشاغل میں اشتغال کا وقت نہیں ملتا۔ اور جب یہ بواسطہ عبادت کا ذریعہ ہے تو خود بھی عبادت ہوا لیکن صرف اتنی ہی مقدار جس سے دینی مشاغل میں اعانت ملے اس سے زیادہ مقدار اس میں داخل نہیں۔

دُوسرا دینی فائدہ اس سے کسی دوسرے پر خرچ کرنے کے متعلق ہے اور یہ چار قسم پر ہے۔

(الف) صدقہ جو غرباء پر کیا جائے۔ اس کے فضائل بے شمار ہیں۔ جیسا کہ پہلے کچھ گذر چکے۔ (ب) مُروّت جو اغنیاء پر دعوت، ہدیہ وغیرہ میں خرچ کیا جائے کہ وہ صدقہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ صدقہ فقراء پر ہوتا ہے۔ یہ قسم بھی دینی فوائد لئے ہوئے ہیں کہ اس سے آپس کے تعلقات قوی ہوتے ہیں، سخاوت کی بہترین عادت پیدا ہوتی ہے، بہت سی احادیث ہدایا اور کھانا کھلانے کے فضائل میں وارد ہوئی ہے۔ اس قسم میں ان لوگوں کے فقر کی قید نہیں ہے جن پر خرچ کیا جائے (بندہ کے ناقص خیال میں یہ فائدہ بسا اوقات پہلے نمبر سے بھی بڑھ جاتا ہے، مگر جب ہی تو، جب اس میں خرچ بھی کیا جائے۔ لیکن جو شخص نام نمود کے پھیر میں پڑ جائے اس کے لئے نہ یہ فضائل کار آمد ہیں نہ وہ سب احادیث جو اُن کے فضائل میں آئی ہیں اس پر اثر کرتی ہیں)

(ج) اپنی آبرو کا تحفظ۔ یعنی مال کا ایسی جگہ خرچ کرنا، جس میں اگر خرچ نہ کیا جائے تو کمینہ لوگوں کی طرف سے بدگوئی، فحش وغیرہ مضرتوں کا اندیشہ ہے۔ یہ بھی صدقہ کے حکم میں آجاتا ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ آدمی اپنی آبرو کی حفاظت کے لئے جو خرچ کرتا ہے، وہ بھی صدقہ کرتا ہے (بندہ ناکارہ کے نزدیک دفع ظلم کے لئے رشوت دینا بھی اسی میں داخل ہے۔ رشوت کا دینا کسی نفع کے حاصل کرنے کے واسطے حرام ہے، ناجائز ہے۔ دینے والا بھی ایسا ہی گناہ گار ہے جیسا کہ لینے والا۔ لیکن ظالم کے ظلم کو ہٹانے کے واسطے دینے والے کو جائز ہے، لینے والے کو حرام ہے) (د) مزدوروں کی اجرت دینا کہ آدمی بہت سے کام خود اپنے ہاتھ سے نہیں کر سکتا اور بعض کام ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو آدمی خود تو کر سکتا ہے، لیکن ان میں بہت سا عزیز وقت صرف ہوتا ہے، اگر ان کاموں کو اجرت پر کرالے تو اپنا یہ وقت علم و عمل، ذکر و فکر وغیرہ ایسے اُمور میں خرچ ہوسکتا ہے جن میں دوسرا نائب نہیں ہوسکتا،

تیسرا دینی فائدہ عمومی اخراجات خیر ہیں، جن میں کسی دوسرے مُعیّن شخص پر تو خرچ نہیں کیا جاتا کہ یہ دوسرے نمبر میں گذر چکے ہیں، البتہ عمومی فوائد اس سے حاصل ہوتے ہیں جیسا مساجد کا بنانا مسافر خانے، پل وغیرہ بنانا، مدارس، شفاخانے وغیرہ ایسی چیزیں بنانا، جو اپنے مرنے کے بعد بھی اُن کے اجر و ثواب اور ان سے فوائد حاصل کرنے والے صُلحاء کی دعائیں پہنچتی رہیں،

یہ تو اجمال ہے اس کے فوائد کا اور سارے فوائد جو اس سے حاصل ہو سکتے ہیں، وہ ان میں آگئے حضرت اقدس شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ مال کا خرچ کرنا، سات طرح سے عبادت ہے نمبر ۱ زکوٰۃ جس میں عشر بھی داخل ہے نمبر ۲ صدقہ فطر نمبر ۳ نفل خیرات جس میں مہمانی بھی داخل ہے اور قرضداروں کی اعانت بھی نمبر ۴ وقف، مساجد، سرائے پل وغیرہ بنانا۔ نمبر ۵ حج فرض ہو، یا نفل یا کسی دوسرے کی حج میں مدد ہو، نمبر ۶ توشہ یا سواری سے نمبر ۶ جہاد میں خرچ کرنا کہ ایک درہم اس میں سات سو درہم کے برابر ہے نمبر ۷ جن کے اخراجات اپنے ذمہ ہیں، اُن کو ادا کرنا جیسا کہ بیوی کا اور چھوٹی اولاد کا خرچ ہے اور اپنی وسعت کے بعد محتاج رشتہ داروں کا خرچ وغیرہ (تفسیر عزیزی)

ایک سلسلہ وار مضمون

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی

خلافت راشدہ کے بارے میں پیشنگوئیاں

ابن حبان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے وہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی اور اس کی بنیاد کھودی گئی تو آپ نے خود اپنے دست مبارک سے ایک پتھر اس مسجد کی بنیاد میں رکھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کو حکم دیا کہ تم اپنا پتھر میرے پتھر کے برابر رکھو، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا پتھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پتھر کے برابر رکھا۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا پتھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پتھر کے قریب رکھا۔ پھر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم اپنا پتھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پتھر کے برابر رکھ دو، پھر آپ نے فرمایا یہ لوگ خلیفہ ہوں گے۔ چنانچہ اسی کے مطابق ہوا۔ اس روایت کو مستدرک نے مستدرک اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں بھی روایت کیا ہے۔ اس ترتیب خلافت کی بعض اور روایتیں بھی مؤید ہیں۔ چنانچہ حاکم نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے قبیلہ بنی مصطلق کے بعض حضرات نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پیغام دے کر بھیجا کہ میں آپ سے دریافت کروں کہ ہم آپ کے بعد اپنے صدقات کس کے پاس لائیں؟۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ سوال آپ کے روبرو پیش کیا۔ آپ نے فرمایا! میرے بعد اپنے صدقات ابوبکرؓ کی خدمت میں پیش کرو۔ چنانچہ یہ جواب میں نے بنی مصطلق کے لوگوں کو سنا دیا۔ انہوں نے پھر کہا کہ اب یہ دریافت کرو کہ ابوبکرؓ کو کوئی حادثہ پیش آ جائے تو پھر ہم اپنے صدقات کس کی خدمت میں پیش کریں۔ چنانچہ میں نے پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش کریں۔ میں نے بنی المصطلق کے لوگوں کو جواب دیا۔ انہوں نے مجھ کو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج کر دریافت کیا کہ اگر عمرؓ کو بھی حادثہ پیش آ جائے تو پھر ہم اپنے صدقات کس کی خدمت میں لے جائیں! چنانچہ میں نے حاضر ہو کر دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کی خدمت میں پیش کریں۔ میں نے یہی جواب بنی المصطلق کے لوگوں کو سنا دیا، انہوں نے پھر مجھ کو لوٹا دیا اور کہا کہ جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کرو کہ اگر حضرت عثمانؓ بھی کسی حادثہ کا شکار ہو جائیں تو حضرت عثمان کے بعد کس کی خدمت میں صدقات لے کر حاضر ہوں! میں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر عثمان کو بھی کوئی حادثہ پیش آ جائے تو پھر تمہارے لیے ہمیشہ کو خرابی ہی خرابی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے صحیحین میں منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خواب بیان فرمایا، آپؐ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر ہوں، کنوئیں پر ایک ڈول ہے، میں نے اس کنوئیں سے جس قدر خدا کو منظور تھا پانی کھینچا۔ پھر اس ڈول کو ابوبکرؓ نے مجھ سے لے لیا اور میں نے کوئی قوی جوان ان سے بہتر پانی نکالنے والا نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگ خوب سیراب ہو گئے اور کنوئیں کے چاروں طرف لوگ جمع ہو گئے۔ اس قسم کی ایک اور روایت ابوداؤد اور حاکم نے جابر بن عبداللہ سے کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرد صالح نے یہ خواب دیکھا کہ ابوبکرؓ معلق کئے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابوبکرؓ کے ساتھ عمرؓ اور عمرؓ کے ساتھ حضرت عثمانؓ معلق کئے گئے پھر جب ہم سب آپؐ کی خدمت سے اٹھے تو ہم نے آپس میں کہا کہ یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے۔ آپؐ سے معلق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ آپؐ کے بعد ملک کے والی اور آپؐ کے نائب ہوں گے، اور جس کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بھیجا ہے اس کام کے لیے یہ والی بنائیں جائیں گے

حاکم نے حضرت سفینہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں سے دریافت فرماتے تھے کہ تم نے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرو۔ ایک دن اتفاق سے جب آپؐ نے دریافت فرمایا تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے دیکھا ہے کہ گویا آسمان سے ایک ترازو اتری اس کے ایک پلڑے میں آپؐ کو رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں ابوبکرؓ کو رکھا گیا تو آپؐ کا پلڑا بھاری رہا۔ پھر ابوبکرؓ کے ساتھ عمرؓ کو رکھا گیا تو ابوبکرؓ کا پلڑا بھاری رہا۔ پھر عمرؓ کے ساتھ عثمانؓ کو رکھا گیا تو عمرؓ کا پلڑا بھاری رہا اس کے بعد وہ ترازو اٹھا لی گئی۔ اس شخص کا خواب سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر کچھ تغیر کے آثار پیدا ہوئے اور آپؐ نے فرمایا خلافت تیس سال رہے گی اس کے بعد بادشاہت اور ملوکیت ہو جائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ خواب دیکھنے والے نے ترازو دیکھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے ابوبکرؓ کے ہمراہ تولا گیا، پھر ابوبکرؓ کو عمرؓ کے ساتھ تولا گیا، پھر عمرؓ کو عثمانؓ کے ساتھ تولا گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن کر خلافت اور بادشاہت کی بات فرمائی۔ اس حدیث کے مضمون کو ترمذی اور ابوداؤد نے حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے سمرہ بن جندبؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنا خواب اس طرح بیان کیا ہے کہ یا رسول اللہؐ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا۔ ابوبکرؓ تشریف لائے اور اس ڈول کو اس کی رسیاں پکڑ کر تھوڑا سا پانی پیا، پھر حضرت عمرؓ آئے اور انہوں نے اس کی رسیاں پکڑ کر پانی پیا یہاں

باقی صفحہ پر

کیا ملتِ بیضا کی پھر شیرازہ بندی ہے!

قرآن مجید میں اہل ایمان کو ایک اسلامی برادری قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اہل ایمان کی سب سے بڑی قوت ان کی اجتماعیت میں مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خون اور نسب کے رشتوں کی طرح ایمان اور اسلام کو بھی ایک اہم اور مقدس روحانی رشتہ قرار دیا ہے اور اسی رشتہ کی رو سے قرآن مجید میں ہر مسلمان کو دوسرے کا بھائی بتایا گیا ہے۔

انما المومنون اخوۃ (الحجرات ع ۲)

تمام مسلمان تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

اور آگے ارشاد ربانی ہے کہ .... لہٰذا اپنے بھائی کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے۔

اسلام اجتماعیت کی تلقین کرتا ہے، یہ اتحاد وتعاون پسند دین ہے۔ اسلام تعاون، ہمدردی و صدر رحمی کو مسلمان کا بنیادی رویہ گردانتا ہے۔ ایک فرد کی محض اپنی ذات میں تکمیل نہیں ہوتی بلکہ اس کی زندگی ہمیشہ اکیلی و تنہا تشنگی و خالی پن کا شکار رہتی ہے۔ لیکن جب وہ اجتماعی زندگی میں شامل ہو کر دوسروں سے تعاون کرتا ہے تبھی اسے کمال حاصل ہوتا ہے اور اس کی ذات کی تکمیل ہوتی ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"اسے وہ منظم جماعت پسند ہے جو اللہ کی راہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح لڑتی ہے۔"

ان آیات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ رضائے الٰہی اور احکام الٰہی اور احکام الٰہی کے مطابق زندگی گزارنا اور فلاح و سلامتی کے ساتھ کامیابی کی ساتھ کامیابی کی توقع رکھنا ایک فرد کی اپنی ذمہ داری ہے۔ اسلام کا ابتدائی مخاطب ایک فرد ہی ہے اور اسی کو ابتدائی اہمیت دی گئی ہے۔ اور دنیا میں کئے ہوئے اپنے اعمال کی جوابدہی کے لئے روز حشر اسے تنہا ہی خداوند تعالیٰ کے حضور حاضری دینا ہے۔ لیکن جس کامرانی کے راستے پر فرد کو چلنا ہوتا ہے اس راہ کے دونوں اطراف منظم اجتماعیت کا دور دورہ ہوتا ہے۔ جس سے اس فرد کو خود اسلوبی سے گزرنا ہے۔ بلکہ یہ اجتماع یا یہ اتحاد افراد کے دانہ دانہ موتی پرونے سے وجود میں آتا ہے۔ اس کو تنظیمی شکل دینے کے لئے ایمان باللہ کے ساتھ افراد کو اس اجتماعی زندگی کا جزو لازم بنانا ہوتا ہے۔

ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوعِ انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا، محبت کی زباں ہو جا

اس سے یہ واضح ہو گیا کہ دین اسلام کی تکمیل محض ایک فرد کی اپنی نجی زندگی میں عبادت کی چند رسومات ادا کر لینے ہی سے نہیں ہوتی جیسا کہ دنیا کے دوسرے عام مذاہب کا مقصد ہے اس کے برعکس اسلام انسان کی پوری زندگی کا احاطہ کرنا چاہتا ہے اس کی ذاتی اور عوامی زندگی کی تقسیم کو بے معنی قرار دیتا ہے اور انفرادی زندگی کو اجتماعی زندگی سے مربوط دیکھنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جو بھی احکام دیئے گئے ہیں ان کا مخاطب ہمیشہ اجتماعی ہوتا ہے۔ مثلاً:۔

یا ایھا الناس، یا ایھا الذین آمنو،

ملت کے اتحاد و ربط کو قرآن مجید میں جگہ جگہ بیان کیا گیا ہے۔ اور واضح طور پر کہا گیا ہے کہ مسلمانوں کا ملی نصب العین اقامت دین ہے۔ جو صرف اجتماعی تعاون و یکجہتی کے ساتھ ہی ممکن ہے۔ امت مسلمہ کو متحد و یکجہت رہنے کی جگہ جگہ تاکید کی گئی ہے۔ اسی لئے ملت اسلامیہ کے ذمہ بعض ایسے اجتماعی فرائض مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ جن پر دین اسلام کی اساس ہے۔ مثلاً:۔

اہل ایمان نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں۔ حج کریں۔ نیکی کا حکم دیں، اور برائی سے منع کریں، ان میں سے ہر کام کے لئے دوسروں سے ربط باہمی کی ضرورت لازماً قائم ہو جاتی ہے اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے باہمی تعاون کا رویہ خود بخود اپنانا پڑتا ہے۔ اسی لئے جماعت یا اسلامی معاشرے کا دار و مدار اتحاد و ارتباط پر قائم کیا گیا ہے قرآن مجید میں رب العزت نے امتی اتحاد و ارتباط کا بیان سورہ آل عمران میں یوں کیا ہے۔

"سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اس کے اس احسان کو یاد رکھو اس نے تم پر فضل کیا ہے۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دل جوڑ دیئے اور اس کے فضل سے تم بھائی بھائی بن گئے، تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے سامنے اپنی نشانیاں روشن کرتا ہے شاید کہ ان علامتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آ جائے تم میں سے کچھ لوگ ایسے ضرور ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکتے رہیں جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔ کہیں تم یوں اس کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں پڑ گئے:۔"

حدیث شریف میں بھی اجتماعی زندگی کو ہر حال میں ضروری قرار دیا گیا ہے۔ حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ جس بستی یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں با جماعت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے اس لئے جماعت کو ضروری سمجھو۔ بھیڑیا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے اور آدمی کا بھیڑیا شیطان ہے

ہم مسلمانوں کا اصل مقصد دراصل دین ہے، اگر اس کے لئے ہم کمربستہ ہو جائیں اور اسلام کا دامن تھام لیں قوم میں خود بخود ہم آہنگی پیدا ہو جائے ہماری خواہشات و اغراض صرف اور صرف اسلام کے تابع ہو جائیں تو از خود ہم میں اتحاد کی نو ابھرے گی۔ آج ہم مسلمانوں کی سب سے بڑی اور اہم ضرورت یہ ہے کہ اللہ کے دین کے نفاذ کے لئے مختلف مسالک، گروہوں اور جماعتوں کے حریف نہ بنیں بلکہ ان کے حلیف بنیں اور رضائے الٰہی کی خاطر متحد و منظم ہو کر باہمی تعاون کے ساتھ صرف اور صرف اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہوں۔

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تم سے تین باتوں پر راضی ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ دوسرے یہ کہ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور باہم متفرق نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ اللہ تمہارے اوپر جس کو حکمران بنائے اس کے ساتھ خیر خواہی کرو! اسی مفہوم کی ایک روایت حضرت جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: "تین چیزیں ہیں جن میں مومن کا قلب دھوکا نہیں کرتا، عمل میں اخلاص اللہ کے لئے، اپنے حکموں کی خیرخواہی مسلمانوں کی جماعت کو پکڑے رہنا۔

اللہ اور اس کے رسول کی محبت و اطاعت کو بنیاد بنا کر اگر تمام امت مجتمع ہو جائے تو نفاذ اسلام کا کام بہت ہی منظم اور حوصلہ افزا ہو جائے ؎

پختہ ہو جائے تو ہے شمشیر بے زنہار تو

آج مسلمانوں کی تعداد مختلف گروہوں میں بٹی ہوئی ہے اور کسی ایک شخص کی عقیدت بھی اسی قدر مغلوب ہے کہ دوسرے نیک مسلمان سے جو اس کے مخالف گروپ کا ہے بغض و عناد رکھنے سے گریز نہیں۔ باہمی تفرق و انتشار اور شخصی کارناموں پر ایک سے عقیدت و پسندیدگی کی خواہش کسی بھی مذہبی عنصر کو فروغ دینے سے قاصر ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت، اطاعت اور رضامندی کی بنیاد پر مجتمع ہو کر ہی مسلمانوں کے مختلف گروہ ایک پلیٹ فارم پر منظم انداز میں ایک ایسی زبردست طاقت بن سکتے ہیں جس کی تسخیر کسی دنیاوی طاقت کے ذریعے ممکن نہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

ترجمہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔

ترمذی جلد ۲

اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مسلمانوں کی زندگی اور کامیابیوں کا دارومدار اجتماعی زندگی پر مبنی ہے۔ جو منظم انداز میں کارہائے نمایاں انجام دے اور نظم و اتحاد کے ساتھ عقل و فراست کے ساتھ اور پرتاثیر شورائی انتظام کے ساتھ بہتر سے بہتر قیادت کی طرف کوشاں ہیں اللہ کے دین اور رسول کی طرز زندگی کے تحت تعمیر و اصلاح کے لئے تدریج کا سعی پیہم کرتی رہے تاکہ اس زندگی کی کبھی شام نہ ہو بلکہ اس کی صبح ابدالآباد ہو:۔

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی
ہے یہ شام زندگی صبح دوام زندگی!

حکم خدا ہی کے لئے ہے!

مشتاق احمد حاجی کیمپ کراچی

جب ملک مصر فتح کر لیا گیا تو اہل مصر نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا کہ امیر المومنین ہمارے دریا کا ایک طریقہ ہے انہوں نے کہا کہ جب اس مہینہ کی گیارہ تاریخ گزر جاتی ہے تو ہم نازونعم میں پلی ہوئی ایک لڑکی لیتے ہیں اور اس کے والدین کو کچھ روپے دلا کر راضی کر کے لڑکی کو عمدہ سے عمدہ زیورات اور کپڑے پہنا کر دریائے نیل میں ڈال دیتے ہیں آپؓ نے فرمایا کہ یہ تو اسلام میں کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ اسلام نے جملہ رسومات جاہلیہ کو مٹا دیا ہے۔ پس وہ لوگ کچھ روز تک انتظار کرتے رہے مگر دریائے نیل میں پانی جاری نہ ہوا کم و زیادہ یہاں تک کہ اہل مصر شہر بدر ہونے پر آمادہ ہو گئے حضرت عمرو بن عاصؓ نے یہ حالت دیکھ کر حضرت عمرؓ کے پاس لکھا! حضرت عمرؓ نے فرمایا! جو کچھ آپ نے فرمایا ہے بالکل ٹھیک ہے دین اسلام نے جملہ رسومات جاہلیت کو مٹا دیا ہے حضرت عمرؓ نے رقعہ کے اندر ایک چھوٹا سا رقعہ رکھ کر حضرت عمرو بن عاصؓ کے پاس لکھا کہ میں خط کے اندر ایک پرچہ تمہارے پاس بھیج رہا ہوں اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا جب حضرت عمرو بن عاصؓ کے پاس وہ خط آیا تو آپؓ نے اس کو کھول کر دیکھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے امیر المومنین عمر بن الخطاب کی طرف دریائے نیل کے نام

اگر تو از خود جاری ہوتا ہے تو جاری ہو یا نہ ہو ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ اگر تجھے خدا تعالیٰ جاری کرتا ہے تو میں خدا واحد قہار سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاری کر دے۔

حضرت عمرو بن عاصؓ نے اس پرچہ کو صلیب کے کوکب اربعہ کے طلوع ہونے سے ایک روز قبل دریائے نیل میں ڈال دیا پس اہل مصر نے اس حالت میں صبح کی کہ اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل کو ایک ہی رات میں اس کی عادت سے سولہ ہاتھ اونچا جاری فرما دیا اور اہل مصر کے اس طریقہ جاہلیہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا

ختم نبوت زندہ باد
ھو الشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کا نظریہ توحید

غلام اکبر ثاقب ڈیرہ غازیخان

خلیفہ راشد ثانی امام عدل و حریت سیدنا عمر فاروق اعظمؓ کو اس امت کے بہت بڑے موحد تھے، آپ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ مشہور و معروف ہے، آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں تشریف فرما ہیں، سیدنا فاروق اعظمؓ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مشرف با سلام ہوتے ہیں چند ساعتیں گذرتی ہیں کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرامؓ کو نماز کی تیاری کا حکم دیتے ہیں، محبوب خدا کا یہ فرمان سن کر سیدنا فاروق اعظمؓ نے استفسار کیا کہ نماز کہاں ادا کی جائے گی تو ختم الرسلؐ نے جواباً ارشاد فرمایا یہاں دار ارقم میں۔ یہ سن کر سیدنا فاروق اعظمؓ نے فرمایا، آقا خدا کی نماز بیت اللہ کے بجائے یہاں کیوں، تو امام الانبیاءؐ نے فرمایا عمر میری قوم بیت اللہ میں اللہ کی عبادت ادا نہیں کرنے دیتی۔ یہ سن کر سیدنا فاروق اعظمؓ نے فرمایا: کیا میرے اسلام لانے کے بعد بھی کفار مکہ بیت اللہ میں نماز پڑھنے دیں گے۔ آقائے نامدارؐ نے ارشاد فرمایا شاید اب جرأت نہ کر سکیں، سیدنا فاروق اعظمؓ نے بیت اللہ میں نماز پڑھنے کا مشورہ دیا، اور پھر آپ کی معیت میں صحابہ کرامؓ نے آقائے نامدار کی اقتداء میں بیت اللہ میں پہلی باجماعت نماز ادا کی اور اس طرح سے بیت اللہ میں اللہ کی نماز ادا کرنے کا اعزاز سیدنا فاروق اعظمؓ کو ملا۔ حضور سرور کائناتؐ اور آپ کے صحابہ کرام نے تیرہ سال تک مکہ میں روا رکھے کفار و مشرکین کے ظلم و ستم سہے اس کے بعد آقائے نامدارؐ کو اللہ تعالیٰ نے ہجرت کرنے کا حکم دیا تو آپؐ نے تمام صحابہ کرامؓ کو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرمایا اور خود سیدنا صدیق اکبرؓ کی معیت و رفاقت میں مدینہ کی طرف ہجرت کے لئے روانہ ہوئے، حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہ کرامؓ نے ہجرت کو مخفی رکھا، لیکن سیدنا فاروق اعظمؓ نے اعلانیہ ہجرت کی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ کے لئے ہجرت میں خفیہ طور پر نہیں کر سکتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ھ ہجری میں حدیبیہ کے مقام پر صحابہ کرامؓ سے سیدنا عثمانؓ کے قصاص کی بیعت لی جسے بیعت رضوان کے نام سے موسوم کیا گیا۔ یہ بیعت ایک درخت کے نیچے لی گئی تھی۔ ایک مرتبہ اپنے دور میں حج کے موقع پر سیدنا فاروق اعظمؓ حج کے لئے تمام مسلمانوں کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے، جب حدیبیہ سے گذر ہوا تو سیدنا فاروق اعظمؓ نے دیکھا کہ کچھ لوگ اس درخت کی تعظیم کرنے لگے ہیں جس کے نیچے تشریف فرما ہو کر حضور سرور کائناتؐ نے صحابہ کرامؓ سے بیعت لی تھی، سیدنا فاروق اعظمؓ نے اس درخت کو جڑ سے اکھیڑ دینے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ کہیں اس درخت کی پرستش نہ ہونے لگے، چنانچہ آپ کے حکم سے اس درخت کو کاٹ دیا گیا۔ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد حجر اسود کو خطاب کر کے آواز بلند ارشاد فرماتے ہیں، بیشک تو ایک پتھر ہے نہ تو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان دے سکتا ہے، ہم تجھے اپنے محبوب محمد عربیؐ کے بوسہ دینے کی وجہ سے بوسہ دیتے ہیں، حدیبیہ میں موجود درخت کو جس کی قدرے تعظیم ہونے لگی تھی کٹوا کر شجر پرستی کو ختم فرما دیا کہ اسلام میں شجر پرستی نہیں ہے اور حجر اسود کو خطاب کر کے حجر پرستی کے خاتمے کا اعلان کر دیا کہ اسلام میں سوائے رب کائنات کے اور کسی چیز کی پرستش نہیں ہو سکتی، سیدنا فاروق اعظم کے دور خلافت میں مصر کے گورنر آپؓ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کرتے ہیں جس میں یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ دریائے نیل میں پانی بہت کم ہو گیا ہے، فصلیں سیراب نہیں ہو رہیں اور ایسا ہر سال ہوتا ہے یعنی پانی کم ہو جاتا ہے اور فصلیں سیراب نہیں ہو پاتیں، یہاں ایک عرصہ سے ایک رسم چلی آ رہی ہے کہ ہر سال دریائے نیل کا پانی جب کم ہو جاتا ہے تو اس میں طغیانی لانے کے لئے ایک جیتی جاگتی کنواری دوشیزہ کو دریا کے سپرد کیا جاتا ہے، تو پھر دریا میں طغیانی آجاتی ہے اور فصلیں اچھی طرح سیراب ہوتی ہیں، اب اس سال ہمیں کیا کرنا چاہئے ہم آپ کے حکم کے منتظر ہیں، آپ کوئی حکم دیں تاکہ ہم اس پر عمل کر کے تشنگی کو ختم کر سکیں۔ مصر کے گورنر کا یہ خط جب سیدنا فاروق اعظمؓ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے دو خط جواباً تحریر فرمائے۔ ایک مصر کے گورنر کی طرف جس میں یہ لکھا کہ اسلام میں کسی جان کو بلاوجہ شرعی ضائع کرنے کی اجازت نہیں ہے، نیز اسلام رسم و رواج کو ختم کرنے کیلئے آیا اور اسلام نے تمام رسم و رواج ختم کر دیئے ہیں اس لئے سابقہ رسم پر بالکل عمل نہ کیا جائے، میں دریائے نیل کی طرف خط لکھ رہا ہوں، میرا خط دریائے نیل کے حوالے کر دینا۔ دوسرا خط جناب آپ نے دریائے نیل کی طرف تحریر کیا اس میں آپ نے لکھا کہ اے دریا اگر تو اللہ کے حکم سے بہتا ہے تو بہنا شروع کر دے ورنہ ہمیں تیری کوئی ضرورت نہیں۔ دونوں خط مصر کے گورنر کے پاس پہنچتے ہیں، مصر کے گورنر اعلان فرماتے ہیں کہ دریائے نیل کے نام امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظمؓ کا خط آیا ہے جو کل دریا کے سپرد کیا جائے گا، یہ اعلان سن کر مصر کے یہودی حیران ہو گئے کہ بھلا دریا کوئی ذی روح

باقی صفحہ پر

لطائف علمیہ دلچسپ مناظرہ

مولانا رحمت اللہ صاحب سیالکوٹ

۱۔ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان چل رہے تھے (حضرت علی کرم اللہ وجہہ ذرا چھوٹے قد کے تھے اور حضرات شیخین دراز قد کے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ علی بیننا کالنون فی النا (د علیؓ ہمارے درمیان لنا کے نون کی طرح ہے) اس پر حضرت علیؓ نے فی البدیہہ جواب دیا۔ لولا کنت بینکما لکنتما لا ۔ اگر میں تمہارے درمیان نہ ہوتا تو تم کچھ نہ ہوتے مطلب یہ ہے کہ لنا کے نون کو نکالنے کے بعد لا رہ جاتا ہے اور عربی میں لا کے معنی نہیں کے آتے ہیں یعنی آپ لوگ لا ہو جاتے

ملفوظات صـ ۲۱۱ ۔

۲ ۔ سعادت علی خان جو بڑے فارسی دان اور حاضر جواب تھے۔ انہوں نے ایک سنی مسلمان کو قاضی بنا دیا۔ اس پر شکایت ہوئی کہ آپ نے ایک عمری (حضرت عمرؓ کے ماننے والے) کے سپرد عدالت کر دی ہے نواب سعادت علی خان نے کہا کہ چوں عدل بعمر تعلق دارد لاجرم بعمریاں سپردہ شد، (یعنی چونکہ عدل کا تعلق حضرت عمرؓ سے ہے اس لیے حضرت عمرؓ کے ماننے والوں کے سپرد کیا گیا۔

ملفوظات صـ ۲۱۹ ۔

۳ ۔ ایک مخالف صحابہؓ نے ایک مسجد میں دیکھا قبلہ کی دیوار پہ لکھا ہوا تھا۔

چراغ مسجد و محراب و منبر۔ ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

اس نے غصے میں چھری سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام کو چھیل دیا اور کہا کہ ہم تو آپ کے پیچھے لڑتے پھرتے ہیں مگر آپ کو جب دیکھا انہیں میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ملفوظات

۴ ۔ ایک مرتبہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب مرحوم لاہور میں موری دروازے کے باہر تقریر فرما رہے تھے اسی دوران کسی کے بہکانے پر تکیہ کندن شاہ کے چرسی اور سلفہ باز فقیر یا علی مدد کا نعرہ لگا کر جلسہ درہم برہم کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ شاہ جی نے اسی وقت کروٹ بدل کر فرمایا۔ او چرسیو! یہ غلاظت پی کر میرے باپ علیؓ کا نعرہ کیوں لگاتے ہو۔ کیا تمہارے باپ دادا نہیں ہیں۔ علمی جواہر پارے صـ ۳۹

۵ ۔ نورجہاں (جہانگیر بادشاہ کی بیوی) مذہباً منکرین صحابہ سے تھی۔ اس نے ایک جلسہ کیا اور اپنے یہاں ایران سے ایک عالم بلایا۔ مباحثہ کی تاریخ مقرر ہوئی۔ مباحثہ کیلئے شیخ عبدالحقؒ تجویز کیے گئے۔ یہ فکر میں تھے۔ ملا دو پیازہ ان کے شاگرد ہیں انہوں نے جب ان کو متفکر دیکھا تو کہا آپ کیوں فکر میں بیٹھے ہیں اس کام کے لیے میں حاضر ہوں شیخ نے فرمایا وہاں علمی محفل ہو گی ایسے موقع پر تمہاری ظرافت کیا کام کرے گی۔ ملا دو پیازے نے کہا نہیں حضرت آپ میرا نام لکھا دیجیے اس کو میں انجام دوں گا۔ جب مجلس آراستہ ہو گئی تو اس صورت سے تشریف لائے کہ ایک تھان تو سر سے باندھا اور ایک تھان کا شملہ ٹوکرے میں ایک آدمی کے سر پہ رکھا مخالف عالم نے پوچھا کہ یہ عمامہ کیسا تو جواب دیا کہ حضرت شملہ بمقدار علم آپ دیکھیں گے کہ میرا علم کتنا بڑا ہے۔ جب یہ مجلس کے اندر جانے لگے تو انہوں نے اپنی جوتی اٹھالی مخالف مناظر نے کہا شاہی مجلس میں جوتوں کی ایسی حفاظت۔ یہ حرکت خلاف تہذیب ہے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے مذہب کے پیرو ہوتے تھے یہ ان کی مجلس ہے ممکن ہے کہ کوئی آپ کا ساتھی چرا لے مخالف مناظر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمارا مذہب کہاں تھا۔ کہا آہا میں بھولا حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں۔ مناظر نے کہا حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ کہاں تھے انہوں نے کہا آہا پھر بھولا حضرت عمرؓ کے زمانہ میں۔ اس نے کہا حضرت عمرؓ کے زمانے میں بھی کہاں تھے انہوں نے کہا نیا کتنا بڑھ گیا ہے میں بھولا حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں۔ جواب دیا۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں کہاں تھے! تاریخ بھی دیکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے نہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں تھے تو پھر یہ اب کہاں سے آ گئے۔ پھر انہوں نے ایرانی کے کان میں جا کر کہا کہ آپ اپنی بیگم صاحبہ سے میرا سلام عرض کر دیں۔ اس پر ایرانی بہت بگڑا تو انہوں نے کہا کہ اپنی بیگم کو سلام کہنے سے تو اتنا برا مانا شرم نہیں آتی کہ ازواج مطہرات پر تبرا کرتے ہو۔ ایرانی نے کہا کہ یہ فضولیات چھوڑو اب علمی مجلس ہونی چاہیئے انہوں نے سوال کیا در حق سلیم چشتی چہ گوئی۔ ایرانی نے کہا سلیم چشتی گیدی خراست۔ بادشاہ جہانگیر چونکہ سلیم چشتیؒ سے بیعت تھا

ملا دو پیازہ نے بادشاہ کو خطاب کرکے کہا کہ جو کچھ ایرانی صاحب نے کہا کہ وہ آپ نے سنا۔ بادشاہ کو اس جملہ پر نہایت غیظ ہوا اور حکم دیا کہ دربار سے پا بجولاں نکال دیا جائے۔ اس پر نورجہاں نے خلوت میں جہانگیر سے شکایت کی کہ میرے وطن اور مذہب کے مجتہد کی برسر دربار اس طرح بے عزتی کی۔ جہانگیر نے برجستہ جواب دیا

جاناں بتو جاں دادم نہ کہ ایمان

ملفوظات صـ ۱۸۹

حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

علم حدیث کے امام

شبیر الدین لقمانی گجرات

تیسری صدی کے جن محدثین اور علماء محققین نے علم حدیث کی تنقیح اور تو ضیح کے لئے متعدد فنون ایجاد کئے، اور اس علم کی ترویج اور اشاعت میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔ ان میں امام مسلم کا نام نمایاں طور پر سامنے آتا ہے۔

امام مسلم فن حدیث کے اکابر آئمہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ابوزرعہ رازی اور ابو حاتم رازی نے ان کی امامت حدیث پر شہادت دی۔ امام ترمذی اور ابو بکر خزیمہ جیسے مشاہیر نے ان سے روایت حدیث کو باعث شرف سمجھا اور ابو قریش نے کہا کہ دنیا میں صرف چار حافظ ہیں اور امام مسلم ان میں سے ایک ہیں۔

ولادت اور سلسلہ نسب:۔ ابو الحسین امام مسلم بن ورد بن کرشاد القشیری خراسان کے ایک وسیع اور خوب صورت شہر نیشاپور میں جو قشیر کے خاندان میں پیدا ہوئے، امام مسلم کی ولادت کے سال میں مورخین کا اختلاف ہے، شاہ عبدالعزیز نے ان کا سال ولادت ۲۰۲ھ لکھا ہے امام ذہبی نے ۲۰۴ھ بیان کیا ہے اور ابن اثیر نے ۲۰۶ھ کو اختیار کیا ہے۔

تحصیل علم حدیث:۔ ابتدائی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اٹھارہ سال کی عمر میں امام مسلم نے علم حدیث کی تعلیم شروع کی، فن حدیث کو انہوں نے انتہائی لگن اور محنت سے حاصل کیا، اور بہت جلد نیشاپور کے عظیم محدثین میں ان کا شمار ہونے لگا۔

شخصیت:۔ امام مسلم سرخ و سفید رنگ بلند قامت اور وجیہہ شخصیت کے مالک تھے، سر پر عمامہ باندھتے تھے، شملہ کندھوں کے درمیان لٹکایا کرتے تھے انہوں نے علم کو ذریعہ معاش نہیں بنایا کپڑوں کی تجارت کر کے اپنی کفی ضروریات پوری کیا کرتے تھے۔ شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں کہ امام مسلم کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ انہوں نے عمر بھر نہ کسی کی غیبت کی نہ کسی کو مارا، اور نہ کسی کے ساتھ درشت کلامی کی۔

اساتذہ اور مشائخ:۔ علم حدیث کی طلب میں امام مسلم نے متعدد شہروں کا سفر اختیار کیا، اور نیشاپور کے اساتذہ سے اکتساب فیض کے بعد وہ شام، حجاز، عراق اور مصر گئے، اور ان گنت بار بغداد کا سفر کیا۔ ان تمام شہروں کے مشاہیر اساتذہ کے سامنے زانوائے تلمذ طے کیا۔

تلامذہ:۔ امام مسلم سے بے حساب لوگوں نے سماع حدیث کی، ان سے روایت کرنے والے تمام حضرات کے اسماء کا شمار تو مشکل ہے چند اسماء یہ ہیں۔ ابو الفضل احمد بن سلمہ، ابراہیم بن ابی طالب، ابو عمرو خفاف وغیرہ وغیرہ۔

کلمات الثناء:۔ امام مسلم کی خدمات اور ان کے کمالات کو ان کے اساتذہ اور معاصرین نے بے حد سراہا ہے ابو عمرو مستملی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمیں اسحاق بن منصور احادیث لکھوا رہے تھے، اور امام مسلم ان احادیث میں سے انتخاب کر رہے تھے۔ اچانک اسحاق بن منصور نے نگاہ اوپر اٹھائی، اور کہا ہم اس وقت تک کبھی خیر سے محروم نہیں ہوں گے، جب تک ہمارے درمیان مسلم بن حجاج موجود ہیں۔ ان کے ایک اور استاد محمد بن عبدالوہاب فراء نے کہا کہ مسلم علم کا خزانہ ہے، اور میں نے ان میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں پایا۔ ابن اخرم نے کہا، نیشاپور نے تین محدث پیدا کئے محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن ابی طالب اور مسلم۔ ابو بکر جارودی نے کہا کہ مسلم علم کے محافظ تھے۔ مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ وہ جلیل القدر امام تھے۔ بندار نے کہا کہ دنیا میں صرف چار حفاظ ہیں۔ ابو زرعہ، محمد بن اسماعیل، دارمی، اور مسلم بن حجاج

علمی شکوہ:۔ امام مسلم فن حدیث میں عظیم صلاحیتوں کے مالک تھے حدیث صحیح اور سقیم کی پہچان میں وہ اپنے زمانہ کے اکثر محدثین پر فوقیت رکھتے تھے حتیٰ کہ بعض امور میں ان کو امام بخاری پر بھی فضیلت حاصل تھی کیونکہ امام بخاری نے اہل شام کی اکثر روایت ان کتابوں سے بطریق مناولہ حاصل کی ہیں، خود ان کے مولفین سے سماع نہیں کیا۔

تصانیف:۔ امام مسلم کی عمر کا اکثر حصہ روایت حدیث کے حصول کے لئے مختلف شہروں میں سفر کرتے ہوئے گزرا ہے، اس کے ساتھ ساتھ وہ درس و تدریس میں بھی بے حد مشغول رہے اس کے باوجود ان سے مندرجہ ذیل تصانیف یادگار ہیں۔

۱۔ الجامع الصحیح ۲۔ المسند الکبیر ۳۔ کتاب الاسماء والکنیٰ ۴۔ کتاب الجامع علی الابواب ۵۔ کتاب العلل ۶۔ کتاب الوحدان ۷۔ کتاب الافراد ۸۔ کتاب سوالات احمد بن حنبل مسند الصحابہ وغیرہ وغیرہ۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ امام مسلم نے مسند الصحابہ بڑی تفصیل سے لکھنی شروع کی تھی، مگر وہ مکمل نہ ہو سکی اور امام مسلم وفات پا گئے، اور اگر وہ اس کو پورا کر لیتے تو وہ ایک ضخیم تصنیف ہوتی۔

وصال:۔ امام مسلم کے وصال کا سبب بھی نہایت عجیب و غریب بیان کیا گیا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ ایک دن مجلس مذاکرہ میں امام مسلم سے ایک حدیث کے بارے میں استفسار کیا گیا، اس وقت آپ اس

باقی صفحہ ۔۔ پر

قوموں کی ترقی اور عروج کا تعلق ان کے افکار و اعمال سے ہے، اگر فکر و نظر میں فتور آجائے اور اعمال فساد کا شکار ہوجائیں تو اقوام کی تباہی اور ذلت ان کا مقدر بن جاتی ہے، خداوند کریم بھی ایسی قوم کی مدد نہیں فرماتا جو اس کی رسی کو چھوڑ کر شیاطین کے جال غلامی میں پھنس جاتی ہیں۔ کچھ ایسی ہی صورت حال آج کل پاکستان کی ہے، یہ ملک جو ہزاروں عصمتوں کی قربانی دے کر حاصل کیا گیا جو خون اور آگ کے دریا عبور کرکے قائم کیا گیا جس کے قیام کے لئے "لا الٰہ الا اللہ" کے مقدس الفاظ کو استعمال کیا گیا، آج وہاں سب کچھ ہے، مگر لا الٰہ الا اللہ نہیں

یہ تمہید مختصر اس لئے تحریر کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ قیام پاکستان کے اصل مقصد کی یاد دہانی ہوجائے، اور پھر موجودہ احوال پر بات کی جائے۔ گذشتہ دنوں ریلائنس کپ کرکٹ میچ میں پاکستان اور آسٹریلیا کا مقابلہ ہوا جس میں بدقسمتی سے پاکستان ہار گیا، قومی اخبارات میں ہار جیت کے اسباب پر تبصروں کے علاوہ یہ خبر بھی چھپی کہ ملک کے مختلف علاقوں میں بعض شائقین کرکٹ دل کا دورہ پڑنے سے راہی ملک عدم ہوگئے اور بعض ہسپتالوں میں پڑے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور نرسیں بھی شکست کی خبر سن کر مریضوں کی صف میں شامل ہوگئیں، غور و فکر کا مقام ہے کہ پوری قوم "کرکٹیریا" کے خوفناک مرض میں مبتلاء ہے، گذشتہ دس سالوں میں زر مبادلہ کے ذخائر گھٹ کر صفر تک جا پہنچے۔ بے روزگاری کا عفریت قوم کو نگل رہا ہے۔ غنڈہ گردی کے اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے، بموں کے دھماکوں سے ملک لرز رہا ہے۔ ہزاروں بے گناہ ان دھماکوں میں شہید ہوگئے کراچی میں گذشتہ ایک سال سے آگ اور خون کا کھیل جاری ہے۔ بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے، آئے دن ڈاکو لاکھوں روپے بینکوں اور بنگلوں سے لوٹ رہے ہیں۔ ملک سڑکوں پر چلنا محال ہوگیا ہے، کسی شخص کی نہ آبرو محفوظ ہے، نہ مال، عصمتیں لٹ رہی ہیں، گھر اجڑ رہے ہیں ملک کی کشتی اضطراب اور ہیجان کے سمندر میں ہچکولے کھا رہی ہے، وہ قوم جس نے ۱۹۷۱ء میں آدھا ملک کھو دیا۔ غداروں نے فوج کی عظیم قربانیوں کو اروڑا کی ذلت آمیز دستاویز کے حوالے کر دیا۔

آج اس قوم کے فرزند کرکٹ میچ ہارنے پر اس قدر پریشان ہو رہے ہیں کہ دل کے دورے سے سیدھے وارفتا سے دار بقا کو روانہ ہو رہے ہیں، سوچنے کی بات یہ ہے کہ . . . .

ملک دو لخت ہوا مگر کسی کو دل کا دورہ نہ پڑا۔ کراچی میں مقامی اور مہاجر میں قتل و خون کا بازار گرم ہوا مگر کسی کا دل نہ ڈوبا، لاہور، کراچی، راولپنڈی، پشاور میں بموں کے دھماکوں سے انسانی جسموں کے لوتھڑے مکانوں کی چھتوں سے جا لگے۔ سیاچن میں تین سو جیالے جام شہادت نوش کر گئے، مگر ان تمام حادثات پر کوئی چھینک تک نہ آئی۔ جمعیت اہل حدیث کے جلسہ میں علمائے دین کے جسموں کے پرخچے اڑ گئے، مگر نہ تو کسی کا دل ڈوبا اور نہ حکومت کی جبیں پر پسینہ کے آثار نمودار ہوئے۔

کیا "کرکٹیریا" کے اس خوفناک اور جان لیوا مرض کے پھیل جانے کے بعد کوئی ذی شعور یہ توقع کر سکتا ہے کہ ملک اسلام کے خط مستقیم پر گامزن ہوگا، کشمیر میں صبح آزادی طلوع ہوگی سیاچن کا غصب شدہ سیکڑوں میل کا علاقہ واپس مل جائے گا؟ ملک کی اقتصادی، اخلاقی، معاشی حالت سدھرے گی؟ جہاں ہر دفتر میں افسروں کے میز اور دراز میں ریڈیو اور ٹی وی سیٹوں سے مزین ہوں، جہاں غسلخانے میں بھی ریڈیو لگا کر کمنٹری سننے کا شوق پورا کیا جائے۔ جہاں حکمرانوں کی ساری لوگوں کو کرکٹ کی تھپکیوں سے سلانے میں مشغول ہو ایسے ملک کی سرحدوں کا خدا ہی حافظ ہے،

ایک معمہ ہے جسے سمجھنا محال ہے، صدر مملکت سمیت اوپر سے نیچے تک سب کو "کرکٹیریا" ہے، بہادر شاہ ظفر غزلوں میں منہمک ہوا تو پرے کی کا تمغوں کی تجارت کرنے والوں نے عظیم ہندوستان پر قبضہ کر کے بادشاہ کو رنگون جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا اور قوم دو سال تک بہادر شاہ کے نغموں کا مزہ چکھتی رہی اور اب کرکٹ کے بے میں کہاں پہنچاتے ہیں، خدا ہی بہتر جانتا ہے، دشمن ایٹم بم بنا رہا ہے اور ہم کرکٹ بم بنا رہے ہیں۔ عربوں کو فٹ بال خراب کر رہا ہے اور پاکستانیوں کو کرکٹ، آئیے سب مل کر دعا کریں، اے خدا کرکٹیریا کے مرض سے نجات عطا فرما، ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ فرما۔ اور جو لوگ اس قوم کو محمد شاہ رنگیلا کے نقش قدم پر چلانا چاہتے ہیں ان کو ہدایت نصیب فرما، اور سیاسی گماشتوں اور دین کو مال تجارت بنانے والوں سے نجات عطا فرما۔

● ● ● ● ●

مولانا محمد اسمٰعیل رشیدی کو صدمہ

ہمارے مخلص جماعتی دوست اور ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے قطر میں نمائندہ خصوصی مولانا محمد اسمٰعیل رشیدی کے والد محترم گذشتہ دنوں انتقال فرما گئے ان کی عمر ۸۰ سال تھی نماز باجماعت کے پابند تھے۔ ۶۰ سال سے ان کی تکبیر اولیٰ بھی نہیں چھوٹی حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری سے بیعت تھے۔ تحریک ختم نبوت میں جیل کی صعوبت برداشت کی۔ ادارہ ختم نبوت اس صدمہ میں مولانا رشیدی اور ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

ہمارے اکابر

شیخ الاسلام
حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی
قدس سرہ

عالم اسلام میں یہ فخر برصغیر ہی کے علما کو حاصل ہے کہ وہ علوم دینوی میں اور سیاست و شجاعت جرأت اور حریت پسندی میں ہمیشہ عوام اور خاص کی رہبری اور رہنمائی فرماتے رہے ہیں۔ تحریک خلافت تحریک ریشمی رومال اور تحریک مدح صحابہؓ کی عظیم قربانیاں اور خدمات کا واضح ثبوت ہیں چنانچہ ہندوپاک میں علما کے طبقہ کو ہمیشہ احترام اور قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے ماضی قریب کے خاندان شاہ ولی اللہؒ اور اکابر دہلی و دیو بند سندھ میں خانقاہ امروٹ شریف و دین پور شریف، مذکورہ تحریکوں کے مرکز رہے ہیں حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ حضرت رشید احمد گنگوہیؒ حضرت شیخ الہند محمود الحسنؒ اور حضرت محمد قاسم نانوتویؒ حضرت ضامن شہیدؒ اور ایشیا کا ہر غیرتمند اور جرأت مند حریت پسند خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور اسلامی مجاہدین اور اکابرین کے جانشین مجاہد اعظم شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ جن کی قیادت میں مسلمانوں نے علم اور عمل اور فضل و کمالات سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے فرنگی سامراج سے جنگ آزادی میں کامیابی حاصل کی اور باطل طاقتوں کو شکست فاش دے کر ہندو پاکستان کے نام سے دو عظیم مملکت حاصل کیں آپ حضرت سید حبیب اللہؒ کے فرزند ارجمند تھے جو مشہور بزرگ حضرت شاہ فضل الرحمان گنج مراد آبادیؒ کے خلیفہ مجاز تھے اور نہایت نیک سیرت بزرگ تھے انہوں نے ہی آپ کو دارالعلوم دیو بند میں حضرت شیخ الہندؒ کی خدمت میں تعلیم و تربیت کے لئے داخل فرمایا تھا آپ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور خلیفہ مجاز بھی ہوئے اسی طرح حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے اجازت اور خلافت حاصل ہوئی درس نظامی کی تعلیم اور دورہ حدیث حضرت شیخ الہندؒ سے مکمل فرمایا تھا اور ان کی خصوصی تربیت اور نگرانی میں جہاد آزادی اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے شب و روز ان کے ساتھ تعاون فرماتے رہے آپ کے والد محترم، مدینہ منورہ ہجرت فرما گئے اور آپ بھی ان کے ہمراہ تشریف لے گئے اہل خاندان کے ساتھ، وہاں کافی تکلیف اٹھائی آپ نے حج اور عمرے بھی کافی ادا فرمائے اور مدینہ منورہ میں روضہ انور پر مراقبہ فرماتے تمام ذکر و فکر اور تصوف کی تکمیل فرماتے رہے ساتھ ہی درس حدیث کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ آنجناب روضہ انور کی جالیاں اپنی ریش مبارک سے صاف فرماتی ہیں اور یہ سلسلہ سترہ سال تک جاری رہا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خصوصی تعلق تھا۔ بعض کراماتوں کا ظہور بھی ہوا، اسی دوران حضرت شیخ الہندؒ چند رفقا کے ہمراہ حج پر تشریف لائے آپ سے ملاقات ہوئی آپ کی مقبولیت عرب و عجم کے علما میں دیکھ کر مسرت اور خوشی کا اظہار فرمایا آپ نے حضرت شیخ الہندؒ سے ہندوستان کی آزادی پر اظہار خیال فرمایا اور تعاون کا وعدہ فرمایا۔ اسی دوران ترکی کے فوجی جرنیلوں سے رابطہ قائم کر کے پورے مسلمان ملکوں کو آزاد کرانے کا منصوبہ بنایا اسی دوران شریف مکہ کی غداری سے انگریزوں نے ان بزرگوں کو گرفتار کر لیا، اور طائف میں نظر بند کر دیا۔ اس کے بعد ہندوستان تشریف لے گئے اور انگریزوں کی زیادتی کی وجہ سے مالٹا میں قید کروا دیئے گئے، اس کے بعد رہائی پر واپس ہندوستان تشریف لائے حضرت شیخ الہندؒ ۱۹۲۰ء میں انتقال فرما گئے تو آپ ہی ان کے صحیح جانشین قرار پائے۔ دارالعلوم دیو بند میں صدارت کا عہدہ بھی آپ کے پاس رہا اور جمعیت علمائے ہند کی امارت کا عہدہ بھی آپ کے پاس رہا متعدد بار قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی تحریک موالات میں خالقدینا ہال کراچی میں مقدمہ چلا آپ کو انگریزی حکومت نے سزا سنا کر سنٹرل جیل کراچی میں بھیج دیا گیا

باقی صفحہ پر

تمام مسلمانوں کے لئے خوشخبری

موجودہ دور میں جب کہ سرور کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے دوری بڑھتی جارہی ہے اور مسلمان اپنے دین کی تعلیمات کو چھوڑ کر غیروں کے طور طریقے اختیار کر رہے ہیں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو بار بار اسلامی تعلیمات اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی طرف دعوت دی جائے کیونکہ مسلمانوں کی دنیوی اور اُخروی ہر طرح کی صلاح و فلاح اتباع سنت میں ہی مضمر ہے۔

اس مقصد کے حصول کے لئے ادارہ احیائے سنت نے ہر مسلمان تک نبی علیہ السلام کی سنتوں پر مبنی طبع شدہ لٹریچر بذریعہ ڈاک پہنچانے کا بندوبست کیا ہے۔ **لہذا** جو مسلمان بھائی یہ لٹریچر حاصل کرنا چاہیں درج ذیل پتہ پر جوابی لفافہ ارسال فرما کر حاصل کر سکتے ہیں۔

یاد رکھیئے! ایک سنت کو زندہ کرنے کا ثواب سو شہیدوں کے برابر ہے۔

ادارہ احیائے سنّت

مدرسہ انوار مدینہ جامع مسجد اقصیٰ
بل ٹاؤن منظور کالونی کراچی نمبر 44

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ

بچے کی بری عادات

سید شاہد علی

س: میرا بیٹا جس کی عمر تقریباً ۹ سال ہے اور درجہ دوم میں زیر تعلیم ہے اسکول سے چھوٹی چھوٹی اشیاء یعنی ربڑ، پنسل وغیرہ چرا لاتا ہے۔ میں اس کی اس عادت سے سخت پریشان ہوں کیونکہ اس کو ابھی اس عمر میں چوری کی عادت پڑ گئی ہے۔ اکثر بیمار رہتا ہے اور پڑھائی میں دلچسپی نہیں لیتا ہے۔ جھوٹ بھی بولتا ہے۔ براہ کرم اس کے لئے کوئی تعویز یا آیت پڑھنے کو بتا دیں تاکہ وہ راہ راست پر آ جائے اور چوری کی عادت چھوٹ جائے۔ اور پڑھائی میں دلچسپی لینا شروع کر دے۔

ج: اس کو شفقت سے سمجھاتے رہیے۔ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ چاروں قل پڑھ کر اس پر دم کر دیا کیجئے۔ اور دعا بھی کیا کیجئے اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح فرمائیں۔

جائیداد کا مسئلہ

سائل محمد رفیق

س: ہمارے ایک عزیز کا چند ماہ قبل انتقال ہو گیا۔ انہوں نے انتقال سے قبل اپنی وراثت (جائیداد) شریعت کے مطابق پسماندگان میں تقسیم کر دی۔ پسماندگان ہیں۔ بیوہ، ۶ لڑکیاں، ۱ بھائی، ۱ بہن۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ چونکہ ان کا کوئی بیٹا نہیں ہے اس لئے بھائی کو اس کا حصہ بھی ملنا چاہئے۔

گزارش یہ ہے کہ براہ مہربانی شریعت کے مطابق تقسیم کر دیں۔

ج: مرحوم کا ترکہ ادائے قرض و نفاذ وصیت کے بعد ۲۴ حصوں پر تقسیم ہوگا۔ ان میں سے تین بیوہ کے، ۳-۳ لڑکیوں کے، دو بھائی کے۔ اور ایک بہن کا حصہ ہے۔ نقشہ حسب ذیل ہے:

۲۴/۸

بیوہ	لڑکی	لڑکی	لڑکی	لڑکی	لڑکی	لڑکی	بھائی	بہن
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۲	۱

جس طرح میں نے لکھا ہے اگر اسی طرح تقسیم کی گئی تو ٹھیک۔ ورنہ دوبارہ تقسیم کی جائے۔

تین مسئلے

سائل نور الحق خیبر ایجنسی

س: حضرت یہاں کے لوگ قربانی کا دنبہ جب ذبح کرتے ہیں وہ چمڑے سمیت آگ پر رکھ کر بھون لیتے ہیں یعنی مع چمڑہ کھاتے ہیں۔ حضرت یہ چمڑہ قربانی تو مسکینوں کا حق تھا کیا اس کا جلانا جائز ہے

س: کسی نے اگر حیوان ناطق کے ساتھ جماع کیا تو کیا اس بے عقل مسلمان پر کفارہ ہے یا قضاء

س: نماز ظہر کے لئے کھڑا ہوا کہ اچانک تکبیر تحریمہ کے بعد زبان سے الحمد للہ رب العلمین نکلا اور یکدم خاموش ہو کر نماز پڑھ رہا ہے کیا اس پر سجدہ سہو ہے؟

ج: دنبہ صاف کر لیا جائے تو چمڑے سمیت پکانا جائز ہے۔

ج: جس شخص نے جانور سے بدفعلی کی ہو بہتر ہے کہ اس جانور کو ذبح کر کے دفن کر دیا جائے اور اس کی قیمت اس شخص سے وصول کی جائے۔ لیکن ضروری نہیں۔ اس جانور کا گوشت کھانا کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

ج: اگر تین آیتوں سے کم اونچی پڑھ لے تو سجدہ سہو نہیں۔

شادی اور سونے کی انگوٹھی

عرفان الحق کراچی

س: "سونا" مرد کے لئے حرام ہے لیکن نکاح کے وقت دولہا کے ہاتھ میں انگوٹھی یا گلے میں چین ضرور ہوتی ہے۔ ایک طرف تو سنت محمدی دوسری طرف سونا پہننے کی غلطی تو کیا نکاح جائز ہے قاضی صاحب کی ذمہ داری کیا ہے۔

ج: حرام کام تو ناجائز ہی ہوتا ہے۔ قاضی صاحب کو چاہیے کہ وہ اس پر روک ٹوک کرے۔

یہ نکاح نہیں ہو سکتا

ایک سائل کراچی

س: زید نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ لیکن زید کی ایک بیٹی تھی جس کی شادی کر دی گئی۔ زید نے دوسری شادی کر لی۔ اور دوسری بیوی سے اس کے چار لڑکے ہیں۔ اب زید کی دوسری بیوی اپنے بیٹے کی یعنی زید کے بیٹے کی شادی، زید کی پہلی بیوی کی بیٹی کی لڑکی سے کرنا چاہتی ہے۔ یعنی زید کی دوسری بیوی اپنے اور زید کے بیٹے کی تو کیا یہ شادی ہو سکتی ہے؟

ج: زید کی نواسی زید کے بیٹے کی بھانجی ہوئی کیا کسی کو کبھی بھانجی سے نکاح کرتے دیکھا ہے! بھانجی کو قرآن مجید میں حرام قرار دیا ہے۔ اس لئے یہ نکاح نہیں ہو سکتا۔

باقی صفحہ ۲ پر

صوفہ سیٹ • کار • ٹریکٹر • موٹر سائیکل کے معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائٹر: محمد خلیق چوہان
بالمقابل نیو خان ٹرانسپورٹ کمپنی
کرور لعل عیسن ضلع لیہ

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن

ماسٹر محمد اسحاق صدیقی وہاڑی

اسلام ایک مکمل دین ہے ۔ زندگی کے ہر موڑ اور ہر منزل کے لئے اس میں ایسے واضح احکام موجود ہیں کہ ان میں نہ کسی ترمیم کی ضرورت ہے اور نہ اضافے کی ۔ کیونکہ وہ Already مکمل اور اکمل ہیں ۔ زندگی میں انسان کو بعض دشمنوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے ، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خود دین کا وجود ہی خطرے میں پڑ جاتا ہے ۔ کبھی مظلوم انسانیت کی مدد کو پہنچنا ہوتا ہے اور کبھی فرعون خصال لوگوں کی چیرہ دستیوں کے خلاف علم احتجاج و بغاوت بلند کرنا ہوتا ہے ۔ اسلام نے ایسے موقعوں کے لئے مسلمانوں میں جذبہ ، جوش ، ولولہ استقامت اور پامردی پیدا کرنے کے لئے شہادت اور جہاد کا فلسفہ پیش کیا ۔ جب انسانیت تڑپنے لگتی ہے ، جب ظلم و ستم حد سے بڑھ جاتا ہے ، جب دشمن تمام اخلاقی قدروں کو پامال کرتا چلا جاتا ہے ، جب عصمت و عفت کے آبگینے خائن نگاہوں اور بے لگام ہاتھوں کے خلاف سراپا احتجاج بن جاتے ہیں تو مسلمان اللہ کا نام لے کر اس کے رستے میں کفن بردوش نکل آتا ہے پھر زمانے کا کوئی ظلم ، وقت کی کوئی زیادتی اور راستے کی کوئی رکاوٹ اسے اپنے مقصد سے ہٹا نہیں سکتی ۔ وہ اس وقت تک بڑھتا چلا جاتا ہے جب تک تڑپتی انسانیت کو سکون نہیں مل جاتا ، ظلم و جور کی بنیاد منقطع نہیں ہو جاتی ، دین محفوظ اور عفت کے شیشے مامون نہیں ہو جاتے ۔

ہماری اسلامی دنیا میں شہید اور غازی دو لفظ ایسے ہیں جن کا بدل اور مترادف کسی دوسری زبان اور لغت میں نہیں ۔ یہ خصوصیت صرف اور صرف ہم دو مسلمانوں کو ہی حاصل ہے کہ زندہ رہے تو غازی اور میدان جنگ میں کام آئے تو شہید یہ وہ لافانی جذبہ ہے جس کا بدل دوسرے مذاہب اور دوسری اقوام باوجود خواہش اور کوشش کے نہیں پیدا کر سکیں ۔ ہماری قوم کا یہ جذبہ لافانی ہے ، جسے زمانے کی کوئی گردش حالات کی کوئی گردش اور حوادث کی کوئی سنگینی ختم نہیں کر سکتی ۔ یہ جذبہ اس وقت تک قائم رہے گا جب تک یہ کائنات قائم ہے ۔ اس میں ہماری قوم کی بقا ، سلامتی اور عظمت کا راز پوشیدہ ہے تاریخ کا مطالعہ کر جائیے ہر دور میں فاتح آتے رہے ، تہذیب و تمدن کے چمنستان کو تاخت و تاراج کرتے رہے ، انسانیت کو خاک و خون میں غسل دیتے رہے اور جہاں سے گذرتے رہے وہاں تباہی و بربادی کا سکہ رواں کرتے رہے ۔ مگر تاریخ میں ایک دور ایسا بھی ہے کہ جب مسلمان اٹھا تو اللہ کا نام لے کر اٹھا اور جس طرف گیا سکون و آشتی کا پیغام بن گیا ، وہ دشمن سے مردانہ وار ٹکراتا رہا ، مگر عورتوں ، بچوں ، بوڑھوں ، معذوروں مکانوں ، فصلوں اور جانوروں کی حفاظت کرتا رہا ۔ مجاہد کے نزدیک ہر قوم کی بیٹیاں صدق و صفا کے پھول ہیں ، جنت نظیاں ماہ و پروین ہیں ۔ حیا کے آبگینے ہیں ، اس لئے قابل احترام ہیں ۔ مسلمان مجاہدین کی یہی وہ خصوصیات ہیں جن کے سامنے تاریخ عقیدت و ارادت سے جھکی جا رہی ہے ، الغرض مسلمان کا مدعا و مقصود مال غنیمت اور کشور کشائی نہیں ہوتا بلکہ وہ تو اس لئے اپنا خون بہاتا ہے کہ انسانیت کو سکون مل جائے ، اخلاقی قدریں زندہ ہو جائیں ۔ تہذیب و تمدن کے پھول پھر سے مسکرانا سیکھ جائیں اور حیا کے آبگینوں کے تمام خوف ختم ہو جائیں ۔

اور پھر یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ مجاہد کا خون قوم و ملت کو زندگی بخش جایا کرتا ہے ۔ وہ جذبۂ جہاد ہی تو تھا کہ چند گنے چنے مسلمانوں نے ایک عظیم اور مسلح لشکر کو شکست فاش دی اور پھر یہی جذبہ مجاہد کو دوسری تمام اقوام عالم سے ممتاز اور نمایاں کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو دین حق کی خاطر جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

عجیب و غریب واقعات

بعض مرتبہ انسان کے ساتھ ایسے عجیب و غریب واقعات پیش آتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی قدرت پر حیران رہ جاتا ہے ۔ بعض انسان ایسے واقعات اپنے سینوں میں ہی لے کر رخصت ہو جاتے ہیں ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایسے واقعات منظر عام پر لائے جائیں ۔ اگر آپ میں سے کسی کے ساتھ ایسا عجیب و غریب واقعہ ہوا تو ہمیں اپنے مکمل پتے کے ساتھ لکھ کر بھیجئے اگر واقعہ اشاعت کے قابل ہوا تو وہ ضرور شائع کیا جائے گا ۔

۲ ۔ ہم میں سے بہت سے خوش قسمت مسلمانوں نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحاریک ہائے ختم نبوت میں حصہ لیا ۔ ان میں سے بہت سے حضرات کو قید و بند کی صعوبتوں سے گزرنا پڑا ۔ اس دوران ایمان کو جلا بخشنے والے واقعات بھی رونما ہو سکتے ہیں ۔ اگر آپ حضرات میں سے کسی کے ساتھ ایسے واقعات پیش آئے ہوں تو وہ بھی لکھ کر بھیجئے تاکہ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کا کام دے سکیں ۔

۳ ۔ شہدائے ختم نبوت کے بارے میں اگر معلومات ہوں اور ان کے واقعات و حالات کا علم ہو تو وہ بھی لکھ کر بھیجئے ۔

۴ ۔ بہت سے مقامات پر قادیانی مرتدوں کی ذلت آمیز موت کے واقعات ہوئے ہیں ۔ قادیانیوں کی عبرت کے لئے وہ بھی لکھ کر بھیجئے ۔ ترتیب دینا ہماری ذمہ داری ہوگی ۔ وہ بھی یقیناً شائع ہوں گے

(ادارہ)

آپ کا خط ملا
جواب حاضر ہے
محمد حنیف کے قلم سے

حضرت مولانا محمد رمضان کا گرامی نامہ

ہمارے محترم بزرگ اور تحریک ختم نبوت کے مجاہد حضرت مولانا محمد رمضان صاحب علوی مدظلہٗ نے راولپنڈی سے یہ دلچسپ خط بھیجا ہے جسے میں بلا تبصرہ یہاں درج کر رہا ہوں امید ہے قارئین محظوظ ہوں گے :

۱۹۳۳ء کی بات ہے ۔ نورالدین آنجہانی کا ایک دور کا رشتہ دار مسلمان کادیان گیا، اس زمانہ میں متبنّی آنجہانی کی مرگھٹ پر پہرہ نہ تھا، کسی "زائر" نے بعد تین حروف کے ایصال ثواب کے "ھدیہ عقیدت" کے نام سے ایک پرچہ مرگھٹ کے سرہانے چپکا دیا، اس کے بعد ہمارے شہر کا آدمی پہونچا، اس نے وہ پرچہ اڑا لیا، اسی زمانہ میں ہم لوگوں تک پہونچا جو آج تک ذہن میں محفوظ ہے، ہم نے زمانہ طالب علمی میں اسے خوب شہرت دی اب آپ بھی "ہدیہ عقیدت" کو پڑھ کر مضمون پر غور فرمائیے ۔

ھدیۂ عقیدت

مرزائے کادیاں کی تصویر دیکھیے
انسان کے لباس میں ..... دیکھیے
کہتا تھا میں نبی ہوں نہ مانو تو کفر ہے
مردود کا یہ فتویٰ ہے تکفیر دیکھیے
مردوں پر ٹکٹ دشمن دیں نے لگا دیا
کیا سوجھی پیٹ بھرنے کی تدبیر دیکھیے
گھر بھر دیا خبیث نے خلقت کو لوٹ کر
مال و منال دیکھیے جاگیر دیکھیے
رسوا گیا محمدی بیگم کے عشق میں
لیکن نہ ہوئی آہ میں تاثیر دیکھیے
شیطان اس کو دیکھ کر کہتا تھا رشک سے
بازی یہ مجھ سے لے گی تقدیر دیکھیے

کھلابٹ ٹاؤن سے ایک بہن کا خط اور اس کا جواب !

وائے نادانی

شاہین سرور ہری پور ہزارہ

علم تو ایک خدائی عطیہ ہے ۔ وہ جسے چاہے نواز دے لیکن گزشتہ کئی سال سے یہ تجربہ ہو رہا ہے کہ دوسروں کا علم دوسروں کی زندگی بھر کی کاوش، انتھک محنت، مسلسل جدوجہد اور شب و روز کی لگن کے نتیجے میں ملنے والی عزت و شہرت خدا اور اس کے رسول سے محبت کا اظہار، سب کچھ ایک چرانے والا چرا کر لے جاتا ہے۔ صرف اپنے سراہے جانے کی خواہش کی تکمیل کے لیے جھوٹی عزت و شہرت حاصل کرنے کے لئے لیکن کیا اس طریقے سے واقعی اس شخص کو وہ مقام حاصل ہو جاتا ہے جس کی تمنا کوئی بھی کر سکتا ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوت ایک بین الاقوامی معیاری مجلہ ہے اس میں چوری شدہ مواد کی بالکل گنجائش نہیں، نام نہاد شہرت کے شیدائیوں سے یہ رسالہ پاک ہی رہے تو اچھا ہے۔ اس لئے کہ بہت سی مقدس ہستیوں کا اس سے تعلق ہے، ۱۳ اپریل تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۷ء جلد نمبر ۵، شمارہ ۴۲ میں صفحہ نمبر ۱۲ پر غیر مسلم شعراء کا نعتیہ کلام ختم نبوت کے حضور خراج عقیدت شائع ہوا ہے

مجھے یہ رسالہ میرے بیٹے عرفان سرور نے لاکر دیا جو کہ کھلابٹ کالونی کی ایک مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرتا ہے حافظ صاحب نیک آدمی ہیں، انہوں نے یہ رسالہ بچے کو دیا کہ وہ یہ رسالہ والد صاحب کو دینا لیکن میرا تعلق چونکہ ایک دینی گھرانے سے ہے۔ اس لئے مجھے دینی رسائل و کتب سے رغبت ہے میں نے اس کا ایک ایک لفظ پڑھا۔

لیکن مانسہروی صاحب کی کاوش دیکھ کر مجھ سے رہا نہیں گیا، ہمارا اسلام کبھی بھی چوری کی تعلیم نہیں دیتا، اور حق بات کہنا بھی عبادت ہے۔

ہندو سکھ شعراء کا نعتیہ کلام مرتبہ فانی مرادآبادی مرحوم جسے عارف پبلشنگ ہاؤس منیل آباد سے کتابی صورت میں شائع کروایا گیا۔

اس کا دیباچہ مولانا غلام رسول صاحب مہر اور تبصرہ مولانا سعید احمد صاحب اکبرآبادی ایم۔ اے ایڈیٹر رسالہ برہان دہلی و صدر شعبہ علوم اسلامیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے تحریر فرمایا مختصراً یہ کتاب شائع ہوئی تو انڈیا میں دھوم مچ گئی، دہلی، امرتسر، جالندھر اور مختلف بڑے بڑے شہروں کے اخبارات نے جلی حروف میں تبصرے کئے، شہ سرخیاں شائع کیں، پیارے رسول کی بے لوث محبت پر الزامات لگائے۔

اس کتاب کو ایک سیاسی چال قرار دیا گیا۔ اور ایک اخبار نے تو سرخی لگائی، کتاب ہندو شعراء کا نعتیہ کلام مرتبہ فانی مرادآبادی یہ کتاب کیا رنگ لائے گی۔ یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

انڈیا کے نامور شاعر جگن ناتھ آزاد صاحب اور مولانا سعید احمد صاحب نے پیشکش کی، کہ اگر فانی صاحب چاہیں، تو اس کتاب کے سلسلے میں وزیراعظم انڈیا سے مالی اعانت مل سکتی ہے، تاکہ اس کتاب کو انڈیا میں شائع کیا جا سکے لیکن ان دنوں ملکی حالات خراب تھے، اس لئے مصنف نے اس پیشکش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

یہ عظیم مصنف اور نامور شاعر میرے والد حافظ محمد ایوب فانی مرادآبادی تھے، انہوں نے ایک دینی گھرانے میں آنکھ کھولی۔

حافظ قرآن تھے۔ ان کے والد مولانا محمد یوسف صاحب مرادآبادی فاضل دیوبند تھے۔ انہوں نے اپنی بزنس کے ساتھ ساتھ ۴۰ سال تک فیض آباد کے ایک گاؤں میں امامت کی جناب نالاں مرادآبادی کے چچا مفتی محمد یونس صاحب مرادآباد والے ایک مدت تک فیض آباد شہر کے مفتی رہے۔

ان کے انتقال کے بعد مولانا زین العابدین صاحب مفتی شہر کہلائے جنہیں اب تک یہ اعزاز حاصل ہے خدا اور اس کے رسول کی محبت والد صاحب کو ورثے میں ملی تھی ہندو شعراء کا نعتیہ کلام کی ترتیب وحصول کی خاطر انہوں نے دن رات ایک کر دیا وہ صبح یونیورسٹی جاتے۔ شام کو واپس آکر ہم بہن بھائیوں کو اسکول کا کام کراتے آنے والوں سے ملتے۔ اور رات کو بیٹھ کر ایک ہی نشست پر ۵۰ سے ۶۰ تک خطوط لکھتے نعتیں موصول ہونے کے بعد ان کا انتخاب بھی ایک مشکل مرحلہ ہوتا تھا۔ میرے پاس اس وقت یہ کتاب موجود نہیں۔ والد صاحب کی لائبریری میں محفوظ ہے، کتاب آمنہ پریس میں شائع کی گئی کتاب کے شروع میں ہندو شعراء کا منتخب کلام شائع کیا گیا ہے۔ یہ میرے بچپن کی یادداشتیں ہیں۔ جب یہ کتاب شائع ہوئی۔ تو میں بہت چھوٹی تھی۔ لیکن اکثر اپنے ابو کے ساتھ رات رات بھر جاگا کرتی تھی پھر ان کی ڈاک پوسٹ کرنے جاتی تھی اس سلسلے میں موصول ہونے والے تمام خطوط میں پڑھتی تھی۔ انڈیا کے جناب جگن ناتھ آزاد صاحب کے والد جناب تلوک چند محروم کی تحریر اور ان کے خط لکھنے کا انداز اب تک مجھے یاد ہے۔ وہ ہر خط کے شروع میں لکھا کرتے تھے:

چراغ سحر ہوں بجھا جاتا ہوں!
ذرا ہو چکی ہے رہا جاتا ہوں!

نالاں صاحب کتاب جلد شائع کیجئے میں اس کتاب کو آنکھوں سے لگا کر چومنا چاہتا ہوں میں اس تحریر کو اس لئے نہیں بھول سکتی کہ یہ ایک غیر مسلم کی عقیدت ومحبت تھی جو اس نے ہمارے پیارے رسول ﷺ سے کی۔ شائع ہونے پر اس کتاب کی سینکڑوں کاپیاں انڈیا روانہ کی گئیں جو ہاتھوں ہاتھ بکنے کے باوجود ملکی حالات ناساز گار ہونے کی بنا پر ان کی قیمت پاکستان نہیں پہنچ سکی۔

سردار کنور مہندر سنگھ بیدی سحر، عرش ملسیانی، مختصر ان تمام حضرات کا منتخب کلام کتاب کے شروع میں بھی شائع کیا گیا ہے کچھ بے ضمیر لوگوں نے یہ پیشکش بھی کی کہ میں والد صاحب کی اس کتاب کو مکمل کر دوں۔ اور چند ہزار کے عوض یہ کتاب ان کے نام سے شائع ہو مگر یہ ناممکن تھا۔ آج والد گرامی کے انتقال کو ۱۳ برس گزر چکے ہیں اس عرصے میں متعدد حضرات نے ان کی کتاب سے کلام چوری کیا۔ اور اسے اپنی کاوش ظاہر کر کے خوش ہوئے لیکن میں نے بھی دل کھول کر ان کی تسلی کی۔ شاید لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نالاں مرادآبادی مرحومین میں شامل ہو گئے۔ تو کوئی ان کا نام لیوا ہی نہیں رہا۔

لیکن یہ ان کی نادانی ہے۔ نالاں صاحب کے لئے پورے خاندان ورفقاء کے علاوہ ان کے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں موجود ہیں میرا مطلب یہ ہے کہ ہم ۱۳ سال فریور رہے ہیں لیکن!

”ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں“

شاہین بہن! آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا وہ ہم نے شائع کر دیئے جناب نالاں صاحب ایک مشہور ومعروف شخصیت تھے۔ ان کا کلام مختلف رسائل وجرائد میں پڑھنے کا کئی مرتبہ اتفاق ہوا لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان کی یہ کتاب آج تک میری نظر سے نہیں گزری جن ہندو شعراء کے نام آپ نے گنوائے ہیں یقیناً نالاں صاحب مرحوم کے ان سے ذاتی مراسم ہوں گے۔ اور انہوں نے وہ نعتیں براہ راست ان سے حاصل کی ہوں گی لیکن انہیں شعراء کی یہ نعتیں مختلف

یہ ایک بورڈ کی عبارت اور نقشہ ہے جو منڈی یزمان بہاولپور کے کسی چوک میں آویزاں ہے

اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکی ہیں خود میں اپنا واقعہ پیش کرتا ہوں۔ میں ۱۹۶۲ء یا ۱۹۶۳ء میں ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کا ایڈیٹر تھا میں نے رسالہ کا سیرت النبی ﷺ نمبر نکالنے کا پروگرام بنایا جو کتابی سائز میں شائع ہو چکا ہے۔ اس نمبر کے آخر میں ہندو سکھ شعراء کا کلام بھی غیر مسلموں کا خراج عقیدت کے عنوان سے شائع کیا لیکن اس کے لئے مجھے پرانے رسالے وجرائد تلاش کرنے پڑے اور انہیں کھنگالا کر وہ نظمیں حاصل کیں اور انہیں اس نمبر میں جگہ دی یہ نمبر محترم نانی صاحب مرحوم کی حیات میں ہی شائع ہوا لیکن انہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا حالانکہ وہ ہمارے ہی حلقے کے بزرگ تھے۔ اس لئے یہ گمان بیجا نہیں کہ ہفت روزہ ختم نبوت میں وہ نظمیں وہاں سے چوری کر کے اپنے نام سے شائع کر دی ہیں۔

اور پھر صحافت میں چوری اسے کہا جاتا ہے کہ مضمون یا نظم کسی کی ہو۔ اور کوئی صاحب اسے اپنے نام سے شائع کرا دے یہاں ایسا مسئلہ نہیں بلکہ اسے انتخاب کہا جاتا ہے، تاہم بہتر تھا کہ کلام بھیجنے والے دوست ان کا ماخذ بھی لکھ دیتے ہیں تو شاید آپ کو اعتراض نہ ہوتا۔

مانسہرہ سے ثریا انجم لکھتی ہیں:

میں نے مرزا قادیانی کے دعاوی بغور پڑھے ہیں وہ مہدی بنتا ہے، مسیح بنتا ہے، مجدد بنتا ہے الغرض وہ مبلغ اسلام بنتا ہے مسلمان بنتا ہے، آخر وہ تھا کیا؟

جواب ہمیں اس سوال میں غلطاں ہونے کی ضرورت نہیں کہ مرزا قادیانی کیا تھا۔ دعوے تو اس کے بہت ہیں لیکن اگر کوئی خبطی سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر کوئی دعویٰ کرے تو کیا ہم اسے سچا مان لیں؟ ایسا ہرگز نہیں، تاہم جہاں تک مرزا قادیانی کا تعلق ہے تو وہ اپنے بارے میں خود ہی لکھ گیا ہے کہ میں کیا ہوں وہ لکھتا ہے ؎

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اس کے بعد مرزا قادیانی کے بارے میں یہ گنجائش ہی باقی نہیں رہ جاتی کہ وہ کیا تھا؟

ختم نبوت و حیات عیسیٰ علیہ السلام

مولانا غلام رسول فیروزی

قادیانی مغالطہ انگیزیوں کا جواب

نزولِ مسیح علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور نزول کے بارے میں دو بنیادی باتیں جنہیں قادیانی حضرات بھی بسر و چشم قبول کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلی بات: یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع قرآن پاک کی اس آیت سے ثابت ہے وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ (النساء: ۱۵۷۔۱۵۸)

ترجمہ: یہودیوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف رفع کر لیا۔

دوسری بات: یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر نبی کریم ﷺ نے متواتر احادیث میں دی ہے۔

مگر قادیانی حضرات کا کہنا ہے کہ رفع سے مراد جسم سمیت آسمان پر جانا نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب روحانی رفع اور درجات کی بلندی ہے نازل ہونے کا مطلب بھی ان حضرات کے نزدیک آسمان سے نازل ہونا نہیں، بلکہ ایک ایسے شخص کا پیدا ہونا مراد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوبیوں اور اوصاف کا حامل ہوگا۔

میں جواباً عرض کرتا ہوں کہ رفع اور نزول آپس میں متضاد الفاظ ہیں یعنی رفع کا الٹ لفظ نزول ہوتا ہے اب اگر رفع کا مطلب درجات کی بلندی لیا جائے۔ تو نزول کا مطلب درجات کی پستی ہوگا۔ اور ایک نبی کے حق میں درجات کی پستی ماننا سراسر غلط ہے۔

ہاں! اگر رفع کا مطلب جسم سمیت اٹھایا جانا ہے اور نزول جو رفع کا الٹ ہے اس کا مطلب جسم سمیت واپس آنا ہو تو بات بنتی ہے۔ لہذا رفع اور نزول کے الفاظ خود بول کر اپنے اپنے معانی بیان کر رہے ہیں۔

قادیانیوں کے ایک سوال کا جواب: قادیانی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھایا مگر اپنی طرف اٹھانے کا مطلب یہ تو نہیں کہ آسمان پر اٹھایا، خدا تو ہر جگہ موجود ہے۔

جواب: اللہ تعالیٰ بے شک ہر جگہ موجود ہے مگر اس کی تجلی کا مرکز زمین نہیں بلکہ آسمان ہے۔ اور اس کی سلطنت و حاکمیت کا ظہور کامل بھی آسمانوں میں ہے یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج آسمان پر ہوئی۔ (خواہ روحانی ہی کہی)، ورنہ خدا تو ہر جگہ موجود ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا آسمان پر موجود رہنا قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے ارشاد خداوندی ہے۔

ءامنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض فاذا ھی تمور (ملک: ۱۶)

ترجمہ: کیا تم مانتے ہو کہ جو آسمان پر ہے۔ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے

اس آیت کا ترجمہ مرزا غلام احمد صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین نے یوں کیا ہے۔

"کیا آسمان میں رہنے والی ہستی سے اس بات سے امن میں آگئے ہو کہ وہ تم کو دنیا میں ذلیل کرے۔"

اس ترجمہ میں مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ کو آسمان میں رہنے والی ہستی قرار دیا ہے۔ اس سے اگلی آیت میں بھی تقریباً یہی الفاظ ہیں اور مرزا صاحب نے سو فیصد یہی ترجمہ کیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔ یعنی جو زمین پر ہیں، تم ان پر رحم کرو۔ اور جو آسمان پر ہے، وہ تم پر رحم کرے گا۔

بلکہ میں کہتا ہوں۔ آپ سب کچھ چھوڑ دیجئے خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خاص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۳ پر یہ الفاظ لکھے ہیں۔

" رافعک الی کے یہ معنی ہیں، کہ جب عیسیٰ فوت ہو گئے

قران کی روح آسمان پر اٹھائی گئی۔"

بتایئے یہ روح آسمان پر کیسے گئی؟ خدا تو ہر جگہ موجود ہے۔ مرزا صاحب نے آسمان کا لفظ کہاں سے نکالا ہے؟

یہاں قادیانی حضرات ایک نئی کروٹ بدلتے ہیں۔ وہ یہ کہ آسمان سے مراد محض بلندی ہے۔ آسمان کسی مادی اور محسوس چیز کا نام نہیں جس میں رہا جا سکے۔ حضرت عیسیٰ ؑ کے درجات کی بلندی کے پیش نظر ان کا آسمان پر جانا کہہ دیا جاتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آسمان کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے۔

ویمسک السماء ان تقع علی الارض (الحج ۶۵)

یعنی اللہ تعالیٰ آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ کہیں زمین پر نہ گر جائے۔

معلوم ہوا کہ آسمان کوئی مادی اور محسوس چیز ہے جو نیچے گر سکتی ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اذا السماء انفطرت (الانفطار: ۱) یعنی قیامت کے روز آسمان پھٹ جائے گا۔ معلوم ہوا کہ آسمان کوئی ایسی چیز ہے جو پھٹ سکتی ہے۔

تیسری جگہ ارشاد باری ہے۔

ھو الذی جعل لکم الارض فراشاً والسماء بناء۔ (البقرۃ: ۲۲)

ترجمہ: اللہ نے تمہارے لئے زمین پر فرش بنایا اور آسمان کو چھت بنایا۔

معلوم ہوا کہ آسمان کوئی ایسی چیز ہے جسے چھت کہا جا سکتا ہے۔ اور یہ کوئی مادی اور محسوس چیز ہے جس میں رہنا ممکن ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی مادی اور محسوس آسمان پر اٹھائے گئے۔

قادیانیوں کے ایک چیلنج کا جواب: قادیانی حضرات کا دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں توفی کا لفظ قرآن پاک میں دو مقامات پر استعمال ہوا ہے توفی (باب تفعل) کا اللہ فاعل ہو۔ اور بندہ مفعول ہو تو اس کے معنی ہمیشہ قبض روح کے ہوتے ہیں۔

جواب: توفی کا لفظ وفا سے بنا ہے۔ وفا کے معنی ہیں پورا کرنا۔ توفی کے معنی لغت کی کتابوں میں آتے ہیں۔ اخذ الشئی وافیاً یعنی کسی چیز کو پورے کا پورا پکڑ لینا۔ قرآن پاک میں یہ لفظ دو معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

۱۔ موت:۔ مثلاً اس آیت میں والذین یتوفون منکم الآیہ۔

۲۔ نیند:۔ مثلاً اس آیت میں ھو الذی یتوفاکم باللیل (الانعام: ۶۰)

ترجمہ: وہی ہے جو تمہاری ہر رات کو توفی کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر رات کو لوگ مر نہیں جاتے بلکہ سو جاتے ہیں اور توفی سے مراد نیند ہے۔ واضح ہو گیا کہ توفی (باب تفعل) اللہ تعالیٰ فاعل اور بندہ مفعول ہو تو اس کے معنی صرف موت ہی نہیں۔ بلکہ نیند بھی ہیں جس پر یہ قرآن شاہد ہے۔

اب قادیانی حضرات بتائیں کہ جب قرآن پاک میں اس لفظ کے معنی نیند بھی ہیں۔ تو اس چیلنج کو دم بدم لئے پھرنا کہاں کی شرافت ہے؟ آپ تو اس لفظ سے حضرت عیسیٰ ؑ کی موت ثابت کرنے پر بضد ہیں۔ جبکہ قرآن اس کے معنی نیند بھی بتا رہا ہے۔ آپ قبض روح کہیں یا صاف لفظوں میں موت کہیں۔ آپ کی غرض تو اس وقت پوری ہو گی جب لفظ توفی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صرف اور صرف موت ثابت ہو گی۔ اور قرآن سے جب توفی کے معنی نیند معلوم ہو گئے تو آپ کا مقصد حل نہ ہو سکا۔ اور آپ کا چیلنج خاک میں مل گیا۔

مزید تحقیق و توضیح: بات یہ ہے کہ قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں یہ لفظ یوں استعمال ہوا ہے

یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی (آل عمران: ۵۵)

ترجمہ: اے عیسیٰ میں تیری توفی کرنے والا ہوں۔ اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔

اب اس آیت میں توفی کے معنی آپ اوپر بیان کردہ تینوں معنوں میں سے کچھ بھی لے لیں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر رفع میں کچھ فرق نہیں پڑتا کیونکہ ان کا آسمان پر اٹھائے جانا لفظ رفع سے ثابت ہے۔ نہ کہ لفظ توفی سے توفی کا لفظ صرف یہ بیان کرتا ہے کہ رفع کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس حال میں تھے (۱) زندہ تھے اور پورے کے پورے پکڑ لئے گئے یا (۲) سوئے تھے یا (۳) انہیں موت دی گئی۔ اور پھر زندہ کر کے اٹھائے گئے۔

توفی کے یہ تینوں معنی آسمانی رفع میں دخل انداز نہیں۔ اس ضمن میں چودہ سو سال کے عرصے میں ہمارے چار اقوال ملتے ہیں۔

پہلا قول: توفی کے معنی پورا پورا پکڑ لینا۔ یہ علماء کے محقق ترین طبقے کا قول ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ یہ توفی کے حقیقی معنی کو اس وقت تک نہیں چھوڑنا چاہیئے جب تک کوئی فساد لازم نہ آتا ہو۔ قرآن میں بے شک توفی کا لفظ موت اور نیند کے معنی میں استعمال ہوا ہے مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حقیقی معنوں میں اس لفظ کے استعمال کا دروازہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر بند کر لیا ہے۔ آیت کا سیاق و سباق قرینہ، شان نزول وغیرہ دیکھ کر اور پھر احادیث رسول ؐ کی روشنی میں معانی طے کرنے چاہئیں۔

یہ علماء فرماتے ہیں کہ قرآن میں ہر جگہ لفظ بعل کا معنی شوہر ہے۔ مگر اتدعون بعلا (الصافات: ۱۲۵) میں بعل سے مراد بت ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں ہر جگہ اسف کا معنی ڈر ہے۔ مگر فلما اسفونا (زخرف: ۵۵) میں اسف کا معنی غضب ہے۔ قرآن شریف میں ہر جگہ مصباح کا معنی چراغ ہے مگر مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح (نور: ۳۵) میں مصباح سے مراد چراغ ہے۔ اسی طرح صلوۃ، کنز، قنوت، برج وغیرہ الفاظ اپنے معانی سے ہٹ کر قرآن پاک میں استعمال ہوئے ہیں۔ اسی طرح توفی کا لفظ ہر جگہ موت اور نیند کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ مگر انی متوفیک اور فلما توفیتنی میں توفی سے مراد پکڑ لینا ہے۔ ایک تو اس کے حقیقی معنی بھی یہی ہیں پھر جب آیت بل رفعہ اللہ الیہ رفع جسمی کی شہادت دے رہی ہے تو حقیقی معنی کو چھوڑنا دوسری غلطی ہے۔ اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر احادیث متواترہ اطلاع دے رہی ہیں۔ تو حقیقی معنی کو چھوڑ دینا اس سے بھی بڑی غلطی ہے۔

دوسرا قول: توفی بمعنی موت۔ یہ علماء کی مختصر سی جماعت کا قول ہے۔ انجیل بھی یہی بات بتاتی ہے۔ ان علماء کا کہنا

ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موت دی گئی اور پھر دوبارہ زندہ کر کے آسمان پر اٹھائے گئے، تو گویا آسمان پر اٹھائے جانے پر ان کا بھی اتفاق ہے۔

تیسرا قول: توفی بمعنی نیند۔ سب سے زیادہ تعداد میں یہی قول ملتا ہے۔ ان علماء کا کہنا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو نیند دی گئی تھی اور وہ نیند کی حالت میں آسمان پر اٹھائے گئے۔ توفی بمعنی نیند کے لئے یہ حضرات ھو الذی یتوفاکم باللیل کی و اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا کو بطور مثال پیش کرتے ہیں۔ یہ حضرات بھی رفع جسمی پر متفق ہیں۔

چوتھا قول: توفی بمعنی موت مگر تقدیم و تاخیر کے ساتھ۔ یہ قول افقہ الناس سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ کا ہے جو تفسیر ابن عباس اور دیگر بیش بہا کتب میں مذکور ہے مگر عملی طور پر پریکٹیکل رفع پہلے ہو چکا ہے اور توفی بمعنی موت آسمان سے نازل ہونے کے بعد ہوگی۔ اس خیال کے علماء قرآن پاک میں تقدیم و تاخیر کی درجنوں مثالیں پیش کرتے ہیں۔ مثلاً واسجدی وارکعی (آل عمران ۴۳) میں سجدہ کا ذکر رکوع سے پہلے ہے حالانکہ سجدہ رکوع کے بعد ہوتا ہے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ چاروں اقوال توفی کے معنی میں تو ضرور مختلف ہیں مگر رفع جسمی میں کسی کا اختلاف نہیں۔ کیا یہ اختلاف کفر نہیں ہے؟

توفی کے معنی میں علماء کا یہ اختلاف بالکل جائز ہے اگر صرف ایک حدیث بھی صاف طور پر توفی کے معنی بیان کر دیتی تو علماء ہرگز اختلاف نہ کرتے بلکہ صرف لفظ توفی کے بارے میں قادیانی حضرات بھی ہم سے اختلاف رکھتے تو اس میں ہرگز قباحت نہ تھی مگر ان حضرات نے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کے سلسلے میں اختلاف کیا ہے جس کے معنی طے کرتے وقت احادیث متواترہ فیصلہ کر کے رکھ دیتی ہیں اور جس کے بارے میں پوری امت میں سے کسی کو بھی اختلاف نہیں، بلکہ اتفاق ہی اتفاق ہے یہ حضرات تو متفقہ سبیل المومنین سے منحرف ہو گئے جس کے

باقی صفحہ پہ

کنری میں ایک اہم قادیانی کمانڈو کی قادیانیت سے توبہ

قادیانی کمانڈو کے رائل فیملی کے متعلق اہم انکشافات

رپورٹ۔ محمد سجاد کنری

اور نومبر ۱۹۸۶ء جمعۃ المبارک کا دن مجلس تحفظ ختم نبوت اور ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے لئے ایک بہت بڑی کامیابی کا دن تھا، کیونکہ اس دن ایک کنری کے قادیانی نوجوان عبدالحئی نے مرزا قادیانی پر ہزاروں لعنتیں ڈال کر بخاری مسجد کنری میں بہت سے کارکنان ختم نبوت یوتھ فورس اور معززین شہر کی موجودگی میں نماز جمعۃ المبارک پر مولوی غلام نبی کے ہاتھوں دین اسلام کلمہ طیبہ پڑھ کر قبول کر لیا۔ (الحمد للہ)

اس سے بڑی کیا ہم مسلمانوں کے لئے اور کیا کامیابی ہوگی؟ یعنی ایک قادیانی نوجوان قادیانیت پر لعنت ڈال کر اسلام قبول کر لیتا ہے، اس طرح ایک شخص کے مسلمان ہونے سے اس کی آئندہ آنے والی پوری نسل مسلمان ہوگی۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں، جب سب قادیانی مرزا مردود قادیانی پر لعنت ڈال کر دین اسلام قبول کریں گے یا پھر ۔۔۔۔۔۔۔

میں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ختم نبوت یوتھ فورس کنری اور وہ تمام مسلمان جو کہ اللہ اور اس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں عبدالحئی صاحب کو جو کہ نو مسلم ہیں اس ایمان افروز اقدام پر مبارکباد دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ خدا ہر قادیانی کو عبدالحئی جیسی سمجھ بوجھ عطا کر دے تاکہ وہ اچھے برے، سچے اور جھوٹے کو پہچان کر سکیں، اور دائرہ اسلام میں داخل ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قیامت کے روز سرخرو ہو سکیں۔ میں نے اس نو مسلم سے ایک انٹرویو بھی لیا جو ذیل میں پیش کر رہا ہوں:۔

سجاد: عبدالحئی صاحب! آپ ماشاء اللہ اب مسلمان ہو چکے ہیں، کیا آپ یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ آپ کو قادیانیت سے نفرت کب اور کیوں ہوئی؟

عبدالحئی: دیکھئے سجاد صاحب الحمد للہ میں اب مسلمان ہو چکا ہوں، جہاں تک قادیانیت سے نفرت کا تعلق ہے تو مجھے تقریباً عرصہ دو سال سے نفرت محسوس ہونا شروع ہوئی۔ نفرت ہونے کی چند ایک وجوہات ہیں۔

میں کافی عرصہ ربوہ یعنی صدیق آباد میں قادیانیوں کے گڑھ میں دار الضیافت میں کتابت کا کام کرتا رہا ہوں، انہی کتابوں میں مجھ پر انکشاف ہوا کہ مرزا مردود کہیں کچھ لکھتا ہے اور کہیں کچھ، جھوٹی پیشگوئیاں اس کے علاوہ ہیں، اس کی باتوں کے تضاد نے میرے اندر ایک طوفان برپا کر دیا۔ مثال کے طور پر کہیں تو وہ اپنے آپ کو نبی اللہ (نعوذ باللہ) کہتا ہے کہیں مسیح اللہ، کہیں مجدد، کہیں کرشن تو کہیں موسیٰ تو کہیں مریم اور بھی بہت کچھ اس نے لکھا ہے، اس نے حضرت فاطمہ پر بھی کیچڑ اچھالا ہے۔ (نعوذ باللہ) اسی تضاد نے مجھے یہ سب کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا اور اس کا رزلٹ آپ کے سامنے ہے۔

سجاد: کیا آپ کے مسلمان ہونے میں کسی خاص واقعہ کا بھی دخل ہے؟

عبدالحئی: جی ہاں بالکل ہے۔ میں یہ بتانا ضروری سمجھوں گا کہ مجھے صحیح رستے پر لانے میں ایک خواب کا گہرا تعلق ہے۔ خواب کچھ یوں ہے کہ ایک رات خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں، عبدالغفار مغل (جو کہ ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے صدر) محمد صفدر صاحب (جو کہ نائب صدر) اور قیصر اکرم اور مسلمان لڑکا ہے، اس کے ساتھ ساتھ ایک میرا سابقہ دوست قادیانی ہے۔ میں بیٹھا ہوا ہوں جبکہ یہ چاروں نماز پڑھ رہے ہیں باقی سب یعنی تینوں کا رخ قبلہ کی طرف ہے، جبکہ قادیانی لڑکے کا رخ مشرق کی طرف ہے، میں صبح بہت پریشان ہوا۔ ایک کتاب جو کہ ایک قادیانی مربی کی لکھی ہوئی ہے جو کہ خوابوں کی تعبیر کے متعلق ہے۔ اس میں پڑھا۔ اس میں تعبیر لکھی ہوئی تھی کہ جس کا

رخ قبلۂ اوّل کی طرف تھا وہ صحیح ہیں، رجبکہ مشرق والا غلط۔ اس خواب نے میری زندگی تک بدل دی۔

سجاد: کیا آپ بتانا پسند فرمائیں گے کہ ربوہ جو کہ قادیانیوں کا گڑھ ہے، وہاں آپ نے بہ نسبت یہاں کے کیسا ماحول پایا؟

عبدالحئی: یوں تو گندگی ہر جگہ ہوتی ہے، مگر جتنی گندگی میں نے قادیانیوں میں دارالضیافت میں دیکھی، خاص کر لڑکیوں کی۔ میرا خیال ہے، ان کا ذکر اس دینی رسالہ میں زیب نہیں دیتا بہر حال میں اسے بے حیائی کا نام ضرور دوں گا۔

سجاد: عبدالحئی صاحب! آپ تو مرزا طاہر کے کانٹوز میں رہے ہیں، میرا مطلب ہے آپ نے تربیت بھی لی تھی کیا آپ اس کے متعلق کچھ وضاحت فرمائیں گے؟

عبدالحئی: ہاں سجاد صاحب! واقعی میں ان کے کانٹوز میں بھی رہا ہوں، وہاں میں اس لئے بھرتی ہوا تھا کہ شاید مجھے سکون مل جائے، کیونکہ وہ اس وقت میرے آقا تھے (نعوذ باللہ) مگر ہوا اس کے بالکل برعکس کیونکہ مجھے سکون کے بجائے بے سکونی زیادہ ملی۔ اور اسی بے سکونی نے مجھے قادیانیوں کی کتابیں پڑھنے پر مجبور کیا۔ جس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

سجاد: آپ کی کوئی خاص تمنا یا خواہش؟

عبدالحئی: یوں تو دل میں کئی خواہشیں ہوتی ہیں مگر میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ کاش مرزا مردود طاہر جلد واصل جہنم ہو، اس کے علاوہ دلی خواہش ہے کہ میری والدہ اور بھائی سب مرزا پر لعنت ڈال کر مسلمان ہو جائیں گے۔

سجاد: آپ کا قادیانیوں کے لئے کوئی پیغام؟

عبدالحئی: میرا ان کے لئے پیغام ہے کہ قادیانیو! تم لوگوں کو اب تو غور ضرور کرنا چاہئے کیونکہ آپ لوگوں میں سے بہت سے پڑھے لکھے بھی ہیں مگر عقلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں میں یہ نہیں کہوں گا کہ بنا سوچے سمجھے مسلمان ہو جاؤ بلکہ یہ ضرور کہوں گا کہ اپنی ہی کتابوں کا غور سے مطالعہ کرنے سے دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا اور یقیناً آپ مسلمان ہونا پسند کروگے اور مرزا دجال پر لعنت ڈالیں گے، یہ نہیں سوچتے کہ مرزا طاہر ہمارے ہی خون پسینے کی کمائی سے لندن میں بیٹھا عیاشی کر رہا ہے۔ تف ہے تم لوگوں پر جس راستے پر تم لوگ چل رہے ہو وہ سیدھا جہنم پر جا کر ختم ہوتا ہے، اب بھی کچھ نہیں بگڑا، سنبھلنے کا وقت اب بھی ہے۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہوں گا۔

سجاد: شکریہ بہت بہت آپ کا اللہ آپ کو ثابت قدم رکھے (آمین)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چونیاں کی ضیافت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چونیاں ضلع قصور کا ایک وفد کل پاکستان چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس۔ صدیق آباد میں شرکت کرنے کے بعد جب واپس چونیاں پہنچا تو وفد کی باخیریت واپسی و مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ کانفرنس کی کامیابی کی خوشی میں مجلس ہذا کے جنرل سیکرٹری جناب محمد اسلم عظیم صاحب نے ایک ضیافت کا اہتمام کیا جس میں رانا محمد شفیع ایڈووکیٹ امیر جماعت اسلامی چونیاں علامہ محمد ایوب صاحب، مولانا عبدالقادر آزاد صدر اہلحدیث یوتھ فورس، چونیاں رانا مسعود احمد خان سیکرٹری جنرل پیپلز پارٹی ضلع قصور جناب چوہدری شمیم الرحمان خان ایڈووکیٹ جناب پروفیسر غلام نبی چونیہ علامہ داؤد ربانی، کے علاوہ بہت سے معززین شہر نے شرکت کی۔ ضیافت کا اہتمام دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چونیاں میں کیا گیا تھا۔ آخر کار سے خطاب کرتے ہوئے جناب محمد اسلم عظیم نے ضیافت میں شرکت کرنے کا شکریہ ادا کیا نیز قادیانی اور مسلمان کے درمیان فرق کے موضوع پر ایک پر مغز تقریر کی آخر میں علامہ عبدالقادر آزاد نے ہر ممکنہ تعاون کا مجلس کے ساتھ یقین دلایا اس طرح رات گیارہ بجے یہ پروگرام ضیافت کا اختتام پذیر ہوا۔

بھارت میں عالمی مجلس کے مبلغ مولانا محمد عمر فتح پوری کی کامیابی

تین خاندانوں کی قادیانیت سے توبہ !

بمبئی (نمائندہ خصوصی) یہ امر باعث مسرت ہے کہ مولانا محمد عمر فتح پوری جو چند ماہ پہلے پاکستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ہیڈ آفس ملتان سے رد قادیانیت کا کورس کر کے آئے ہیں انہوں نے بھرپور انداز میں عالمی مجلس کے مبلغ کی حیثیت سے کام شروع کر دیا ہے۔ وہ خوب دورے کر رہے ہیں۔ فتح پور سے آمدہ اطلاع کے مطابق اس علاقے میں ان کی تبلیغی کاوشوں کے نتیجہ میں تین قادیانی خاندان مرزا قادیانی اور اس کی ذریت پر لعنت بھیج کر حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ یاد رہے کہ مولانا محمد عمر صاحب فتح پوری گذشتہ سال دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کرنے کے بعد رد قادیانیت کا کورس کرنے کے لئے کراچی آئے تھے جہاں سے انہیں عالمی مجلس کے مرکزی آفس ملتان روانہ کر دیا گیا انہوں نے وہاں تین ماہ میں مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری، مولانا اللہ وسایا صاحب سے کورس پڑھا جس کے بعد وہ بھارت چلے گئے اور انہوں نے ختم نبوت کے مبلغ کی حیثیت سے خود کو وقف کر دیا۔

بزمِ ختمِ نبوت

ساہیوال اور سکھر کیس کے مجرموں کی سزائیں تاخیر کیوں؟

شہدائے سانحۂ سکھر اور ساہیوال کے قادیانی مجرموں کو سزائے موت دینے کا فیصلہ آج سے کافی عرصہ پہلے ہو چکا ہے۔ اور فیصلہ کے بعد قومی اخبارات میں یہ خبر آئی تھی کہ سزائے موت کے فیصلے کے بعد قادیانی مجرموں کی رحم کی اپیل صدر مملکت کو پہنچ گئی ہے۔ لیکن اس کے کی کاروائی کے بارے میں کچھ علم نہیں قادیانی اس کوششوں میں ہیں کہ کسی طرح مسئلہ التواء میں پڑ جائے۔ اور مقدمے کی کاروائی اپنی مرضی سے دوبارہ کروائیں۔ میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ٹیلی گرامز، خطوط اور اخبارات اور دیگر ذرائع نشر و اشاعت سے حکومتی حلقوں پر یہ واضح کر دیں کہ مسلمان زندہ ہیں اور وہ جلد از جلد شہدائے ختم نبوت کے قاتلوں کو پھانسی کے تختے پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ میں حکومت وقت سے بھی عرض کروں گا کہ اسلامائزیشن اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک مسلمانوں کے جان و مال کے لٹیروں کو لگام نہ دی جائے۔

اب مزید کوئی دیر کیے بغیر سزا پر عملدرآمد کرایا جائے۔ تاکہ مسلمانوں میں تحفظ کا احساس ہو۔ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کے متعلق کی جانیوالی تحقیقات قوم کے سامنے لائی جائے۔ اور شہدائے اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ اور مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی، اور دیگر اہلحدیث راہنماؤں کی شہادت کے مقدمے میں قادیانیوں کو شامل تفتیش کیا جائے۔ (بہت سے رازوں سے پردہ اٹھ سکتا ہے)

نیز نام نہاد حقوق انسانی کی آڑ لے کر پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کے جرم میں قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر کے خلاف غداری اور ملک و قوم کو بدنام کرنے کے جرم میں مقدمہ چلایا جائے اور اسے انٹرپول کے ذریعے پاکستان لایا جائے۔ نیز بیرونی ممالک سے آنے والے قادیانی حضرات پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ ان کے سامان کی تلاشی کی جائے خاص طور پر ان سے کیسٹ وڈیو اور آڈیو کیسٹ برآمد کیے جائیں۔ کیونکہ ان میں ملک کے خلاف پراپیگنڈہ اور قادیانیوں کو ہدایت درج کی جاتی ہیں تخریب کاری کے انسداد کے لیے یہ تمام کام ضروری ہیں۔ اندرون ملک بھی ان پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ صدارتی آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کروایا جائے۔ تمام ضلعی ڈپٹی کمشنروں کو اس سلسلے میں ہدایت دی جائیں کہ وہ آرڈیننس پر عملدرآمد کو یقینی بنائیں اور کلمہ طیبہ قادیانیوں کے ناپاک مکانوں دکانوں اور عبادت گاہوں (مرزا طڑوں) سے مٹا دیا جائے۔ اور شعار اسلامی کو مذاق کا نشانہ نہ بننے دیا جائے۔

نوٹ: مشروط امریکی امداد قبول کرنے سے انکار کر دیا جائے اس سلسلہ میں تمام مسلمان حکومت کے ساتھ ہونگے

حضور خاتم النبیینؐ کے دشمنوں کا زندہ دھنسنا

حضرت مجاہدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جنگ احد میں کہا اے میرے اللہ! اگر محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ہوں تو مجھے دھنسا دے۔ راوی کہتے ہیں چنانچہ اس آدمی کو اللہ جل شانہٗ نے زندہ زمین میں دھنسا دیا۔

(حیات الصحابہ صفحہ ۶۲۳ جلد سوم)

نافع بن عاصم نے بیان کیا کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو زخمی کیا تھا وہ عبداللہ بن قمہ بنی ہزیل کا ایک آدمی تھا۔ سو اللہ پاک نے اس پر ایک بکرے کو مسلط کر دیا۔ اس بکرے نے اُسے یہاں تک سینگ مار کر اُسے ہلاک کر دیا۔

(رواخرج ابو نعیم فی الدلائل صفحہ ۱۴۶)

مرسلہ: قاری ابوالطاہر محمد یار فاروقی کراچی

بوجھو تو جانیں

قاری عبدالرحمان شورکوٹ

اِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِہِمْ کا مصداق کون تھا۔ یعنی شیطان اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتا ہے۔

انگریز کا خود کاشتہ پودا کون تھا؟

انگریز کی وفاداری کس کا دین تھا؟

جہاد و حرام ہونے کا فتویٰ کس نے دیا تھا؟

مرد ہونے کے باوجود حمل کسے ہوا اور پھر اس حمل سے وہ خود پیدا ہوا!

ایک دن میں سو سے زائد مرتبہ پیشاب کرنے والا

کون تھا ؟

اپنے مخالفوں پر تبرا کا وظیفہ کرنے والا کون تھا ؟

مراق اور دیگر بیماریوں کا مجسمہ کون تھا ؟

گڑ اور پیشاب کے ڈھیلے جیبوں میں رکھنے والا کون تھا ؟

محمدی بیگم سے شادی کی حسرت لئے فوت ہونے والا کون تھا ؟

بیوی کی شلوار سر پر باندھنے والا کون تھا ؟

جوتا الٹا پہننا اور بٹن الٹے لگانے والا کون تھا ؟

یک چشم گل یعنی کانا دجال کون تھا ؟

تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر کس نے کہا ؟

تمام مسلمانوں کو جنگلوں کے سؤر کس نے کہا ؟

تمام مسلمان عورتوں کو کتیوں سے بڑھ گئیں کس نے کہا ؟

غیر محرم عورتوں سے پاؤں دبوانا کس کا کام تھا ؟

جس کے نزدیک غیر محرم عورت ننگی بیٹھ کر نہا لیتی تھی وہ کون تھا ؟

پاخانے اور ہیضہ سے مرنے والا کون تھا ؟

ان سب صفات کے حامل کو کہتے ہیں مرزا غلام احمق قادیانی ، عبرت عبرت عبرت ۔ لاحول ولا قوۃ ۔

قانون اتنا بے بس کیوں ہے ؟

ثریا انجم ہائی سکول مانسہرہ

شرک سے گزرتے ہوئے اکثر میری نگاہیں اس دیوار کی طرف جاتی ہیں جہاں لکھا ہوتا ہے کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر کے قاتل کون ؟ مجرم کہاں ہے ؟ قانون اتنا بے بس کیوں ؟ پہلے مولانا جمال اللہ اور ان کے بھائی حافظ سیف اللہ کو قتل کرنے کی سازش کی مدرسہ پر قادیانیوں کی بار بار فائرنگ آخر قانون ملزموں کو گرفتار کر کے سزا کیوں نہیں دیتا ؟ کیا رشوت کے بغیر قانون کام نہیں کر سکتا اس لئے قانون اتنا بے بس ہے آخر کیوں ؟ پانچ سال ہو گئے مولانا اسلم قریشی کو اغوا کئے ہوئے ابھی تک کچھ پتہ نہیں کہ مولانا اسلم قریشی کہاں ہیں ؟ قانون خاموشی سے تماشے دیکھ رہا ہے آخر کیوں ؟ کیوں ؟

کتنے گھروں پہ بم کے دھماکے ہوئے کئی لوگ مرے کئی بچے گھر کی دہلیز پر بیٹھے ابو ابو پکارتے ہیں ماؤں بہنیں جھوٹی تسلیاں دے کر سلا رہی ہیں کتنی ہی ماؤں کی بیٹیوں کے سر سے سہرے دیکھنے کی تمنا میں سر پر ڈگریاں لئے کئی بہنیں بھائیوں کی آہٹ کے لئے ترس رہی ہیں قانون نے کتنوں کو مفلوج کر کے زندہ درگور کر دیا ہے انسان تو اپنی عظمت کو پہچان اگر تو خاوند ہے تو سر کا سایہ باپ ہے تو شفقت کا ہاتھ اور سہارا ہے بھائی ہے تو عصمت کا محافظ ہے بیٹا ہے تو ماں کا لخت جگر ہے جس کے قدموں تلے جنت ہے مگر تو نے اپنے ہی جیسے انسان کو خون کے لوتھڑوں میں تبدیل کر دیا مگر افسوس قانون اس وقت تمہاری عقل تمہارا علم تمہارا تجربہ تمہاری طاقتیں سب بے کار ہیں قادیانی مظلوم پر طاقت آزما رہے ہیں اور بے گناہ پر ستم ڈھا رہے ہیں وہ کیوں نہیں سمجھتے کہ ان کے دم سے دنیا آباد ہے ۔ آخر قانون اتنا بے بس کیوں ہے ۔

قانون اتنا خاموش کیوں ہے کیوں خاموشی سے یہ تماشے دیکھ رہا ہے آخر یہ کب تک ہوگا ؟ ۔

سیالکوٹ سے خط

الو آئیں گے تو ووٹ ڈالیں گے !

میونسپل کارپوریشن حلقہ نمبر ۱ کی انتخابی فہرست میں مولانا محمد اسلم قریشی کا نام درج ہے ، پیشہ کے خانہ میں مبلغ اسلام لکھا ہوا ہے ۔ امیدوار اپنی انتخابی مہم کے دوران گشت کرتے ہوئے مولانا اسلم قریشی کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے یہ کہہ کر چلے جاتے کہ مولانا اسلم قریشی کا ووٹ کون استعمال کرے گا ؟ ایک امیدوار ووٹ لینے کیلئے مولانا کے دروازے پر گیا ۔ مولانا کی چھوٹی بچی نے کہا ابو جان جب آئیں گے تو ووٹ ڈالیں گے ۔ یہ سن کر امیدوار اور سپورٹروں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ۔

● مولانا قریشی کو اغوا ہوئے ساڑھے چار سال ہو چکے ہیں ان کے بچے آج تک انتظار میں ہیں ، حکمرانوں کے لئے باعث شرم ہے کہ اتنے طویل عرصہ میں مولانا کے اغوا کا سراغ نہیں لگا سکے ان کی بازیابی میں ناکامی حکومت کے منہ پر تھپڑ کے مترادف ہے

۲ ۔ سیالکوٹ میں دو شہیدوں کا کیس سپیشل کورٹ میں لگا دیا گیا ہے ۔ یکم دسمبر کو قادیانی بشیر احمد طاہر اور بشیراں بی بی مرزائی کی تاریخ حاضری سپیشل کورٹ نمبر ۳ لاہور میں ہوگی ۔

(محمد نذیر قاسمی)

اپنی مثال آپ

رفاق احمد اعوان شنڈ و غلام علی

آپ کا ہمارا بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کا انٹرنیشنل ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کسی تعریف کا محتاج نہیں ۔ یہ رسالہ اپنی مثال آپ ہے ہم اس رسالے کو بڑے شوق و ذوق کے ساتھ پڑھتے ہیں ۔ اس رسالے کا ہمیں بڑی شدت سے انتظار ہوتا ہے ۔ یہ رسالہ قادیانیوں کے لئے زبردست خطرہ ہے ۔ ابھی تازہ شمارہ جلد ۵ شمارہ ۲۳ میں " برطانیہ اور ختم نبوت کے پروانے " اور اداریہ بہت ہی زبردست مولانا نذیر احمد طوبی کے تاثرات کیسے پڑھ کر بہت ہی خوشی ہوئی ۔

افسوس کرتا ہوں

علی الرحمٰن ـــــــــ کوٹ

تین مہینے سے رسالہ ختم نبوت کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا رہتا ہوں ۔ دل بہت زیادہ خوش ہوتا کہ آپ لوگوں کی محنت سے قادیانیوں کیلئے یہ پاک سرزمین تنگ ہو گئی ۔ مرزا طاہر لعنت اللہ علیہ لندن بھاگ گیا ۔ لیکن پھر مزید خوشی اس بات پر ہوئی کہ ہمارے مجاہد لندن پہنچ گئے ۔ اور وہاں ختم نبوت کا دفتر کھل گیا ۔ مولانا خان محمد صاحب اور دیگر ساتھیوں کو میری طرف سے بہت بہت مبارک باد قبول ہو لیکن افسوس اس بات پر کرتا ہوں کہ کاش اس وقت میں بھی زندہ ہوتا جس وقت مرزا قادیانی لعنت اللہ علیہ نے اپنے جھوٹے منحوس ، فریبانہ اور انگریزوں کا ایجنٹانہ نبوت کا دعویٰ کیا ۔ تو میں ضرور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کو گولی سے ہلاک کرتا ۔ اس کا سر کاٹتا اور اس کا دماغ چکی میں پیستا ۔

مرتب: سہیل باوا

نونہالانِ ختمِ نبوت

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

محبت کے روپ

حافظ اشفاق اللہ ساجد شجاع آباد

محبت وطن سے ہو تو	ایمان کا حصہ بن جاتی ہے۔
محبت خدا سے ہو تو	بندگی بن جاتی ہے۔
محبت اولاد سے ہو تو	ممتا کا روپ دھار لیتی ہے
محبت والدین سے ہو تو	اطاعت بن جاتی ہے۔
محبت استاد سے ہو تو	فرمانبرداری بن جاتی ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ کی دو اہم خصوصیت

حمیرا صدیقہ ظاہر پیر

صدیقی خانوادہ میں چار پشتیں شرف صحابیت سے نوازی گئیں۔ یہ خصوصیت کسی دوسرے گھرانے کو حاصل نہیں ہو سکی۔

آپ کے والد اول المومنین، اول صاحب النبیؐ، اول امیر الحج، اول الامام فی حیات النبیؐ، اول خلیفہ برحق اور رفیق النبی فی الغار والبدر والقبر ہیں۔ واضح ہو کر خلفائے راشدین میں صرف سیدنا صدیق اکبرؓ خلیفۂ رسولؐ کہلائے ہیں، باقیوں کو امیر المومنین کہا جاتا ہے

سیدہ عائشہ صدیقہؓ واحد زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو دوشیزگی میں عقد رسول اللہؐ میں آئیں حضرت عمار بن یاسرؓ کے الفاظ میں آپ دنیا و آخرت میں زوجہ رسولؐ اللہ ہیں۔

اول جہاد فی سبیل اللہ غزوہ بدر میں ہوا جس میں پرچم رسالت کے نیچے بدری صحابہؓ کے علاوہ ملائکہ نے کفار سے معرکہ آرائی کی، اور فتح مبین سے نوازے گئے۔ یہ پرچم سیدہ عائشہؓ کی اوڑھنی سے بنایا گیا تھا۔

غصّہ

میاں غلام یسین میانہ دیوانہ مجکہ

ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا عمل بتایئے جس سے میں جنت میں چلا جاؤں۔

سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا کہ غصہ نہ کیا کر، تجھ کو جنت مل جائے گی۔

فرمودات حضرت شیخ التفسیر احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہٗ

عزیز الرحمن چاہ میراں لاہور

۱۔ قرآن مجید کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کی عبادت سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے، اور مخلوق کی خدمت سے راضی رکھو۔

۲۔ دنیا میں سب طمع کے یار ہیں بے طمع کا یار صرف اللہ ہے جو سب کچھ دیتا ہے مگر کچھ نہیں لیتا۔

۳۔ ماں باپ کے ستانے والوں کو نہ نماز، نہ روزہ، نہ زکوٰۃ، نہ دیگر نیک عمل جہنم سے بچائے گا۔ میں ان کے لئے جہنم کا فتویٰ دیتا ہوں۔

۴۔ میں تعلیم کا مخالف نہیں ہوں، ڈگریاں، روٹیاں کمانے کا ذریعہ ضرور ہیں مگر ذریعہ نجات نہیں۔ تعلیم جدید قرب الٰہی کا ذریعہ نہیں ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کو منظور ہو تو تھوڑا رزق بھی بہت بن جاتا ہے۔ اگر برکت نہ ہو تو رزق کی بہتات ہوتے ہوئے بھی ہائے ہائے نہیں جاتی۔ اور اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔

۶۔ طبیعتوں پر قابو رکھو۔ صبر و صبر کی عادت ڈالو، خدا کو یاد رکھو۔ یہ دنیا فانی ہے۔ اپنے معاملات درست کرلو، رزق حلال کما کر کھاؤ۔ فقط سؤر اور کتے ہی حرام نہیں بلکہ روٹی، گوشت اور نمک بھی حرام ہو سکتا ہے۔

سب کچھ بنتا ہے آسان سب سے مشکل بنتا ہے انسان

انسان کو بناتا ہے فقط قرآن۔

شرک سے بچو!

ظہیر الدین بابر کاشمیری تمبر کھوسہ

(عقائد متعلقہ ذات وصفات باری تعالیٰ)

اللہ ایک ہے۔ وہ تمام جہان کا خالق و مالک ہے۔ کوئی اس کا شریک و سہیم نہیں اور نہ اس کی اولاد ہے نہ کسی سے رشتہ اور نہ اس کی ابتدا ہے نہ اس کی انتہا ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ رنگ و بو اور جسم اور جسمانی امور سے پاک اور منزہ ہے۔ وہ سوتا ہے نہ غافل ہوتا ہے تمام عیوب سے پاک ہے۔ دیکھتا ہے۔ سنتا ہے۔ اور کلام کرتا ہے بے انتہا قدرت والا ہے عالم کی تمام چھوٹی بڑی مخلوق اس کے حکم کی ماتحت ہے ہماری تندرستی بیماری زندگی، موت، رزق، اور اولاد سب اسی کی بخشش اور اسی کے قبضہ قدرت میں ہے ذرے ذرے کا اس کو علم ہے کوئی چیز اس سے پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے۔ دلوں کے بھید، دنیا کی تمام چیزیں سب اس کے سامنے ہیں جو چاہے وہ کرتا ہے کوئی اسے روکنے والا نہیں۔ اس کے ارادے اور قدرت سے تمام چیزیں موجود ہوتی ہیں عالم الغیب صرف اسی کی ذات ہے۔ اس صفت میں کوئی اس کا شریک نہیں کسی کا زور اس پر نہیں چلتا۔ وہ سب سے اعلیٰ طاقت اور قدرت والا ہے۔ بندوں کی حاجتیں اور مرادیں پوری کرنے کی صرف اسی کو قدرت ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم شرک سے بچیں۔

فاروق اعظم کون تھے؟

غلام مصطفیٰ اشرفی جماعت نہم وہاڑی

۱. جن کو محبوب خدا نے غلبہ دیا اور سلطنت اسلام کے لئے دربار ربوبیت سے مانگا۔

۲. جن کی تشریف آوری پر خاتم النبیینؐ نے مرحبا کی آواز بلند کی۔

۳. جن کی آمد سے مسلمانوں کو خانہ خدا میں عبادت نصیب ہوئی۔

۴. جن کے ایمان لانے سے جملہ صحابہ کرامؓ کے ایمان میں تقویت پہنچی۔

۵. جن کے حق میں خاتم النبیینؐ نے "لوکان بعدی نبی لکان عمر" فرمایا۔

یعنی حضورؐ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا لیکن نبوت میرے اوپر ختم ہو چکی ہے

قیمتی باتیں

شیر گل مانسہرہ

۱. کسی پر احسان کر کے فخر نہ کرو کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ ناخوش ہوتا ہے

۲. دوسروں کے دل میں گھر کرنے سے پہلے تمہیں چاہیئے کہ انہیں پہلے اپنے دل میں جگہ دو۔

۳. بہترین دوست وہ ہے جو برائی سے منع کرتا ہے اور نیکی کی طرف لے جاتا ہے

۴. جھوٹ مت بولو سچ جیسے سونے پر سہاگہ ہوتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ریاض احمد طاہر فرسٹ ایئر

آپ بیت اللحم (بیت المقدس) میں پیدا ہوئے۔ والدہ کا نام مریم تھا۔ آپ پر صرف ۱۲ آدمی ایمان لائے جن میں سے ایک غدار نکلا۔ اللہ کے حکم سے آپ کوڑھیوں کے جسم پر ہاتھ پھیر کر انہیں تندرست اور اندھوں کی آنکھیں روشن کر دیتے تھے۔ ۳۰ برس تک تبلیغ کرتے رہے۔ رومی حکمران پیلاطوس نے آپ کو مصلوب کرنے کا حکم دیا تھا۔ مگر آپ کو بچپن ہی میں نبوت مل گئی تھی آپ پر انجیل نازل ہوئی آپ کی قوم بنی اسرائیل تھی۔

اقوال زریں

محمد ضیاء اللہ رشتی فرسٹ ایئر ڈگری سندھ

۱. زبان کی لغزش پاؤں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے (عثمان غنیؓ)

۲. تعجب ہے اس پر جو اللہ کو حق جانتا ہے اور پھر غیروں کا ذکر کرتا ہے اور ان پر بھروسہ رکھتا ہے۔ (عثمان غنیؓ)

۳. مت رکھ امید کسی سے مگر اپنے رب سے اور مت ڈر کسی سے مگر اپنے گناہ سے (عثمان غنیؓ)

۴. بڑے کی رائے جوان کی قوت اور دلیری سے زیادہ اچھی ہے۔ (علیؓ)

۵. جس نے مخلوقات سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہے (غوث اعظمؒ)

نسخہ کیمیا برائے روحانی امراض

حافظ احمد سعید دوآبہ میانوالی

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حکیم سے کہا: مجھے گناہوں کا مرض ہے اگر اس کی دوا بھی آپ کے پاس ہو تو عنایت کیجئے۔ یہاں یہ باتیں ہو رہی تھیں اور سامنے میدان میں ایک شخص تنکے چننے میں مصروف تھا۔ اس نے سر اٹھا کر کہا: "جو تجھ سے دوا مانگتے ہیں وہ تنکے چنتے ہیں۔ شبلی! یہاں آؤ میں اس کی دوا بتاتا ہوں۔ حیا کے پھول، صبر و شکر کے پھل، عجز و نیاز کی جڑ، غم کی کونپل، سچائی کے درخت کے پتے، ادب کی چھال، حسن اخلاق کے بیج، یہ سب لے کر ریاضت کے ہاون دستہ میں کوٹنا شروع کرو اور اشک پشیمانی کا عرق ان میں ملاتے رہو۔ ان سب کو دل کی دیگچی میں بھر کر شوق کے چولہے پر پکاؤ۔ جب پک کر تیار ہو جائے تو صفائے قلب کی صافی میں چھان لیں اور شیریں زبان کی شکر ملا کر محبت کی تیز آنچ دینا۔ جب وقت تیار ہو کر اترے تو اس کو خوف خدا کی ہوا سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرو۔"

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔ وہ دیوانہ غائب ہو چکا تھا۔

وہ جو بیچتے تھے دوائے دل
وہ دکان اپنی بڑھا گئے۔

لطیفہ

حسن بصری بنت مفتی نذیر محمد نیر دندہ

کسی دعوت کی مجلس میں مع دیگر صحابہ کھجوریں کھا رہے تھے۔ اور گٹھلیاں حضرت علیؓ کے سامنے پھینکتے جاتے تھے۔ کھجوریں کھانے کے بعد حضور اکرمؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔ اف آپ نے اتنی کھجوریں کھائیں کہ گٹھلیوں کا انبار لگا ہوا ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا جی ہاں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ مع گٹھلیوں کے کھا گئے

لاہور کے قارئین ختم نبوت توجہ فرمائیں

لاہور میں ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کثیر تعداد میں پہنچ رہا ہے ممکن ہے بعض حضرات کو پرچہ ملنے پر دشواری پیش آرہی ہو اس لئے ہم ان تمام دوستوں سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ پرچہ نہ ملنے کی اطلاع عالمی مجلس کے مبلغین مولانا کریم بخش اور مولانا احسان احمد دانش کو دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ فون نمبر ۵۳۴۲۳ پر دیں تاکہ شکایت کا ازالہ کیا جا سکے۔ (ادارہ)

رپورٹ

پوری دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن مجید

مولانا منظور الحسینی

مسجد رحمانیہ پاپوش نگر کراچی میں دینی مدرسہ کے افتتاح کی تقریب میں منعقدہ جلسہ میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی کا خطاب

مدرسہ تین عناصر سے مرکب ہے (۱) مدرسہ کے منتظمین اور ان کا عملہ ہے (۲) دوسرا حصہ مدرسہ میں پڑھنے والے طلبہ کا ہے (۳) اور تیسرا حصہ مدرسہ کے معاونین کا ہے۔ ان تین اجزاء سے مل کر مدرسہ بنتا ہے۔ ان تینوں کا ایک ایک عمل ہے، پہلے عنصر کا عمل مدرسے کا انتظام کرنا ہے، اساتذہ کا کام پڑھانا ہے طلبہ کا عمل محنت سے پڑھنا ہے۔ تیسرا عمل معاونین کا ہے کہ جہاں تک ان میں استطاعت ہے اس کار خیر میں ان کا شرکت کرنا ہے۔

جو بھی دین کا کام ہو اس کی قبولیت کے لئے تین شرطیں ہیں ورنہ وہ مقبول نہیں ہے۔

پہلی شرط:۔ وہ کام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کی لائن کے مطابق ہو، جیسے امریکی ڈالر، برطانوی پونڈ، کویتی دینار اور سعودی ریال وغیرہ ہمارے روپے سے زیادہ قیمتی ہیں، مگر پاکستان میں وہ سکہ چلے گا جس پر پاکستان کی مہر ہوگی۔ اسی طرح جس عمل پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ہوگی وہ مقبول، اور جس پر نہ ہو وہ اللہ کے نزدیک نہ صرف یہ کہ مقبول نہیں بلکہ قابل مواخذہ ہے۔

دوسری شرط:۔ للّٰہیت: محض رضاء الٰہی کے لئے کریں۔ خدا کو سامنے رکھ کر کریں، مخلوق اچھا کہتی ہے یا برا کہتی ہے اس سے بحث نہیں، دنیا میں نام روشن ہوتا ہے اس سے غرض نہیں، صرف یہ دیکھنا ہے کہ اللہ اس سے راضی ہوتا ہے یا نہیں، اس کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

تیسری شرط:۔ عمل کرنے کے بعد اپنے اس عمل پر نظر نہ ہو اگر کرنے کے بعد آدمی یوں لگے کہ میں نے کچھ کیا ہے تو یہ صحیح نہیں بلکہ یوں سمجھے کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ کرتا جائے اور ڈرتا جائے کہتا جائے جیسا مجھ سے چاہئے تھا ویسا نہیں بن پڑا۔ اس مقدس عمل کی پوری رعایت نہیں کر سکا۔ یہ تین شرطیں آپ کے مدرسے میں اور معاونین خاص صحیح معنی میں کام کر رہے ہیں تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے چمن کھلیں گے۔

دوسری بات مجھے یہ کہنی ہے کہ چودہ سو سال کا فاصلہ حضورؐ اور ہمارے درمیان ہے، چند برس صدی کے بھی کچھ سال گزر چکے ہیں ۱۴۰۰ سال بعد بھی قرآن کو لوگ سینے میں محفوظ کرنے کا جذبہ ہے یہ اس امت کے زندہ ہونے کی علامت ہے۔ بائبل جس کا ایک سو بیس زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے، کوئی عیسائی دنیا میں موجود ہے جو کسی زبان میں اس کا ایک ورق سنا دے۔ اگر ایک نہیں سنا سکتا تو کوئی اس کے اجزاء میں سے کچھ سنا دیں مگر ایسا نہیں ہو سکتا۔ اصل یہ ہے کہ بائبل ان کے دل میں نہیں اتری۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان انعام ہے، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔ آج تک اسی طرح جس طرح نازل ہوا تھا تر و تازہ موجود ہے۔ اس وقت پوری دنیا میں کتنے اللہ کے بندے ہیں جو قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے درس و تدریس میں لگے ہوئے ہیں دنیا میں کوئی کتاب اس سے زیادہ نہیں پڑھی جاتی۔ صرف کراچی شہر میں کتنے حفاظ ہیں، لوگوں کی ذہنی پستی کے باوجود قرآن کا اعجاز سورج کی طرح چمک رہا ہے۔

واللہ العظیم آپ میں سے جس جس کو جس جس انداز میں قرآن مجید کی خدمت کا موقع مل رہا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم سمجھ کر شکر ادا کرنا چاہئے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار صاحبزادے دیئے ہیں اگر آپ ایک کو ڈاکٹر دوسرے کو وکیل تیسرے کو انجینئر بنانا ہے میں تو ایک اللہ تعالیٰ کو بھی دے دیں، اس نے آپ کو چار دیئے تھے، ایک آپ اس کو دے دیں۔ آج اعلیٰ تعلیم یافتہ دھکے کھا رہے ہیں، جوتیاں چٹخاتے پھر رہے ہیں۔ الحمدللہ دین کے صحیح خادم کبھی بھوکے نہیں رہے۔ قیامت کے دن قرآن مجید کے حاملین انبیاء کرام علیہم السلام کی نظر میں معزز ہوں گے اللہ تعالیٰ کی نظر میں مکرم ہوں گے۔ قیامت کے دن بھری محفل میں حافظ کو ایک بڑے سنہری تخت پر بٹھا کر والدین کی تاج پوشی کی جائے گی ان کو ایسا نور کا تاج پہنایا جائے گا کہ سورج سے زیادہ اس کی روشنی ہوگی یہ تو حافظ کے والدین کی عزت افزائی ہوگی خود حافظ کی عزت افزائی اس سے کہیں بڑھ کر ہوگی۔

ایک شخص دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اس کا بچہ شکم مادر میں تھا یہ والد بڑا گنہگار تھا اس کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔ جب بچہ ۴، ۵ برس کا ہوا مکتب میں لایا گیا اس کو میاں جی نے کہا کہو بیٹا شاباش بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بچے نے توتلی زبان میں بسم اللہ کو دہرایا، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا میرے بندے سے عذاب ہٹا لیا جائے کیونکہ اس کا بچہ میرا کلام پڑھتا ہے۔

اگر کسی کا اپنا بچہ نہیں ہے کسی اور کے بچے کو لے کر داخل کرا کر اخراجات برداشت کریں اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو کسی مدرسے میں اعانت کر دیں، قرآن مجید کے نسخے خرید کر کے بھجوا دیں، فرش بچھا دیں، آپ کا صدقہ جاریہ لکھا جائے گا اس طرح آپ کی پنشن جاری ہو جائے گی سب مسلمان روزانہ تلاوت کا معمول بنائیں۔ حافظ کم از کم روزانہ تین پارے اور غیر حافظ ایک پارہ پڑھے، جو قرآن مجید پڑھے ہوئے نہیں ہیں ان کے لئے غیرت کی بات ہے ان کو قرآن ضرور پڑھنا چاہئے طالب علم کی موت شہادت کی موت ہے۔

حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحبؒ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کے شاگرد تھے، بڑے پایہ کے محدث تھے آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے اس حالت میں اپنے صاحبزادے کے درس میں آکر بیٹھے تھے۔ فرمایا! میں طالب علم کی موت مرنا چاہتا ہوں۔ واللہ غیرت کی بات ہے جنہوں نے قرآن نہیں پڑھا ہے وہ پڑھنے کا فیصلہ کریں قبر میں ان شاء اللہ پورا کر دیا جائے گا۔ قیامت کے دن قرآن والوں کے زمرے میں اٹھایا جائے گا۔

اگر آپ نے پیسہ دین پر خرچ کیا ہے تو یہ آپ کی ضرورت ہے اگر جنت میں پلاٹ خریدنا چاہتے ہیں تو یہ کوئی مولوی پر احسان نہیں ہے مولوی تو صرف فارم پر کر دیتا ہے، مدرسے کو ضرورت ہو یا نہ ہو خدا کو ضرورت ہو یا نہ ہو مگر تم کو تو ضرورت ہے، خدا تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں تم سب اللہ

تعالیٰ کے محتاج ہیں، ہم سب خدا کے ہیں اور خدا بے نیاز ہے۔ منتظم لوگ خدا کے کارکن ہیں، مولانا بنوری قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے اگر کوئی کتا پال لیتا ہے اور اپنے دروازے پر باندھ لیتا ہے تو خود اس کو ٹکڑا ڈالتا ہے تو جو خدا کے دروازے پر بندھ جائے گا کیا وہ اس کو ٹکڑا نہیں ڈالے گا! جو لوگ بھی دین کی خدمت کر رہے ہیں ان کے لئے برابر کا حصہ ہے اور ان کو پورا ثواب ملے گا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت اورماڑہ مکران کا اجلاس

اورماڑہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ایک ہفتہ وار اجلاس میں قادیانیوں کی ناپاک حرکتوں اور حکومت کی خاموشی کی مذمت کی گئی کہ منکرین ختم نبوت کے پروانوں کے ساتھ ناروا سلوک کر رہے ہیں اور حکومت تماشا بین کر دیکھ رہی ہے کہ قادیانیوں نے ربوہ میں جامع مسجد محمدیہ کے خطیب مولانا قاری محمد یوسف پر قاتلانہ حملہ کیا اور سیالکوٹ میں قادیانیوں نے مسلمانوں کو قتل کر دیا اور حکومت نے نوٹس نہیں لیا، انہوں نے مطالبہ کیا کہ ملزموں کو جلد از جلد گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ انہوں نے ختم نبوت کے رضاکار اور نمائندوں سے دردمندانہ اپیل کی ہے کہ ایک مرتبہ پھر قادیانیوں کے خلاف تحریک چلائی جائے نیز بلوچستان خصوصاً مکران میں ایک طبقہ منکرین ختم نبوت کا جام ذکری مشہور ہے۔ یہ انکی پر ایمان لاتے ہیں اور اسلام کے پانچویں ارکان کے منکر ہیں، ان کو آزاد چھوڑنے کی وجہ سے انہوں نے اپنے ناپاک منصوبے شروع کئے ہیں اور اورماڑہ میں دینی مدرسہ اور علماء کے خلاف نئے ہتھکنڈے شروع کئے ہیں لیکن اورماڑہ کے غیور ختم نبوت کے رضاکاروں نے ان کی چال کو ناکام بنا دیا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپر پکھل

مجلس تحفظ ختم نبوت اپر پکھل کے صدر محمد ایوب اور نائب صدر سیف الاسلام سیکرٹری زعفران سیکرٹری نشر و اشاعت محمد اجمل خزانچی قاری محمد فاروق صاحب مقرر ہوئے اجلاس مرکزی جامع مسجد ڈھنگن میں منعقد ہوا اور اجلاس سے سرپرست اعلیٰ خطیب جامع مسجد مولوی حسین احمد نے خطاب کیا

نام نہاد انسانی حقوق کمیشن پر مرزائیوں کا تسلط ہے۔ اسمٰعیل چوہدری

قادیانی، یہودی، روسی اور بھارتی لابی کے زیر اثر یہ تنظیم پاکستان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کر رہی ہے

لاہور (بین الاقوامی اسلامی ٹریبونل کے چیئرمین محمد اسمٰعیل چوہدری ایڈووکیٹ نے نام نہاد انسانی حقوق کمیشن کے اس بیان پر کہ پاکستان میں غیر مسلموں سے امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے اور انہیں انتخابات میں عام نشستوں پر حصہ لینے اور ووٹ دینے کا حق دیا جائے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انسانی حقوق کمیشن مرزائیوں کے زیر اثر ایک تنظیم ہے جس میں اکثریت قادیانی، یہودی، روسی، بھارتی لابی کے افراد کی ہے جن میں ایئر مارشل ریٹائرڈ ظفر چوہدری، اظفر ملک ایڈووکیٹ، عاصمہ جہانگیر، سیما فضل حیدر، حمید مسرور، رحمٰن، منہاج برنا اور حمید اختر صحافی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ یہ قادیانی، بھارت اور روس نواز ہیں۔ اپنے بیان میں محمد اسمٰعیل چوہدری نے کہا کہ پاکستان میں ہمیشہ سے قادیانیوں سمیت تمام غیر مسلموں سے فیاضانہ سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ ملک میں آبادی کے تناسب سے کہیں گنا زیادہ قادیانی اعلیٰ ملازمتوں پر فائز ہیں۔ جو سراسر مسلمانوں کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ ہے انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی میں مرزائیوں اور پارسیوں کے لئے ایک نشست مخصوص ہے جبکہ ان کے ووٹوں کی تعداد ایک لاکھ سے بھی کم ہے۔ اس کے برعکس مسلم نشست میں دو سے تین لاکھ ووٹر ہیں۔ پنجاب میں پارسیوں کی آبادی پانچ ہزار بھی نہیں ہے جبکہ ہائی کورٹ میں ایک پارسی جج موجود ہے۔ محمد اسمٰعیل چوہدری نے کہا کہ بھارت میں مسلمانوں اور سکھوں کی نسل کشی جاری ہے بھارت میں مسلمانوں کی آبادی کے تناسب سے ان کے لئے اسمبلیوں اور ملازمتوں میں کوٹہ پانچ فیصد بھی نہیں ہے گزشتہ ۹ سال سے روس افغانستان میں عوام کے حقوق پر قابض ہے اور اب تک بارہ لاکھ مسلمانوں کو شہید کیا جا چکا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ نام نہاد انسانی حقوق کمیشن کی آنکھوں سے اوجھل ہے انہوں نے اپنے بیان میں جسٹس دراب پٹیل جو انسانی کمیشن کے چیئرمین ہیں انہیں مشورہ دیا کہ وہ یہودی، قادیانی اور بھارتی لابی کے گھیرے سے نکلیں اور پاکستان کی خدمت کریں۔

(جسارت ۴ دسمبر ۱۹۸۷ء)

مبلغ عالمی مجلس جھنگ مولانا غلام حسین کو صدمہ

میرے والد مکرم سید عطاء اللہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ مولانا گلشیر رحمۃ اللہ علیہ کے شیدائیوں اور احرار رضاکاروں میں سے تھے ماچھیوال ضلع جھنگ میں ان کی رہائش تھی ماچھیوں میں احرار کا مرکز تھا مولانا گلشیر وہاں اکثر تشریف لایا کرتے تھے ان کی محنتوں اور کوششوں سے یہ اثر ہوا کہ وہاں کے احرار رضاکاروں سے بڑے بڑے زمیندار کانپتے تھے تقریباً ۲۰ تیس سال پہلے جھنگ صدر میں تشریف لائے دینی سرگرمیوں میں مصروف رہے ساری زندگی اللہ کی رضا کے لئے قرآن پاک کی تعلیم لوگوں کو دیتے رہے کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد چار ربیع الاول بروز بدھ بوقت صبح پانچ بجے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ قارئین ختم نبوت سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما دیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔

فقط طالب دعا۔ غلام حسین جھنگ صدر

ادارہ مولانا کے غم میں برابر کا شریک ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

عالمی مجلس منڈی بہاؤالدین کے کارکن کا دورہ کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاء الدین کے کارکن صادق حسین گذشتہ ماہ کوئٹہ گئے، جہاں انہوں نے نمائندہ ہفت روزہ ختم نبوت جناب فیاض حسن سجاد صاحب سے ملاقات کی اور واپسی پر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے محاذ پر اہالیان کوئٹہ کی کارکردگی قابل تعریف ہے، خصوصاً کرشیزان کی بائیکاٹ مہم بہت کامیاب ہے

بہاولنگر میں عظیم الشان
خاتم الانبیاء کانفرنس

رپورٹ: حکیم محمد اسماعیل عاصم
نمائندہ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاولنگر کے زیر اہتمام پانچ روزہ سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس ضلع کے پانچ مختلف مقامات پر بڑے شایان شان طریقہ سے منعقد کی گئی۔ یکم نومبر بعد نماز عشا ضلع کے صدر مقام بہاولنگر چوک نادر شاہ بازار میں بڑے اہتمام کے ساتھ کانفرنس کی صدارت ولی ابن ولی حضرت مولانا قطب الدین صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاولنگر کی، تلاوت کلام پاک کے بعد مداح رسول رشید احمد دیوانہ نے نعت پڑھی، مبلغ لاہور نے مسئلہ ختم نبوت بیان کیا حضرت مولانا قاری عبدالغفور صاحب امیر مجلس نے ضلعی انتظامیہ کا آپریشن کیا، حضرت مولانا جلیل احمد صاحب نے مرزائیت کا محاسبہ آپریشن کیا، حضرت مولانا ابوالوفا افغانی نے فصیح و بلیغ عربی میں مرزائیوں کے عالمی جال کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا، حضرت مولانا محمد احمد صاحب مبلغ رحیم یارخان نے ختم نبوت کے فضائل و مناقب بیان فرمائے حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب نے مرزائیوں کی شرارتوں کا نوٹس لیا، مولانا محمد یوسف قریشی نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے حالات سنا کر لوگوں کو مسحور کیا، مناظر اسلام حضرت مولانا قاضی اللہ یار خاں مرکزی مبلغ نے حضور علیہ السلام کی سیرت طیبہ مفصل بیان فرما کر لوگوں کو مرزائیوں سے بائیکاٹ پر تیار فرمایا، شاہین ختم نبوت، فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا کامرکزی ناظم دفتر نے حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کے لئے جن لوگوں نے کام کیا اور قربانیاں پیش کیں۔ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات کی بارش ہوئی، ان لوگوں پر جو جو انعام ہوئے مولانا نے اپنے مخصوص انداز میں مفصل بیان فرمائے اور جن لوگوں نے حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کے ساتھ غداری کی اور مرزائیوں کا ساتھ دیا تھا ان لوگوں پر جو اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوا، ان کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ہی عذاب میں مبتلا کر دیا، لوگوں کے سامنے ان کی عزت اور دنیا تباہ ہو گئی، ان واقعات کو بیان کرتے وقت لوگوں پر سناٹا چھا گیا، جلسہ رات کے ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم الحروف حکیم محمد اسماعیل عاصم مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول نگر نے سرانجام دیئے، جبکہ جلسہ کی انتظامیہ حسب ذیل تھی:۔

شیخ محمد اسلم، علامہ محمد اقبال، سیٹھو کریم الدین، قدیر احمد قریشی، شیخ محمد انور، قاری حبیب اللہ خان ترین، قاری ذوالفقار علی، حافظ عبدالغنی، شفیق الرحمن، قاری محمد شریف، شیخ محمد خلیل میاں، یٰسین گردیزی کے علاوہ کافی کارکنوں نے جلسہ کو سجا دیا۔

دشمن رسول جیل کی سلاخوں میں

رسوائے زمانہ مشہور مرتد و زندیق نعیم مرزائی ولد اقبال مرزائی جنرل سٹور چوک نادر شاہ بازار کے بارے میں اطلاع ملی کہ کلمہ طیبہ کو اپنی موٹر سائیکل پر لگا کر کلمہ طیبہ کی توہین کر رہا ہے، قبل اس کے کہ مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوتے اور حالات خراب ہوتے، سٹی تھانہ بہاول نگر میں اطلاع دی گئی، پولیس نے مرزائی کو مع موٹر سائیکل گرفتار کر لیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے اسلام کے اراکین کی طرف سے قانونی کارروائی کرنے کا پرزور مطالبہ کیا گیا، ضلعی انتظامیہ نے مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے مرتد و زندیق پر دفعہ ۲۹۸ سی ت پ کے تحت پرچہ کر کے دشمن رسول کو تھانہ کی حوالات میں ڈال دیا۔ مرزائیوں نے ضمانت کی بھرپور کوشش کی لیکن مجذوب رسالت سے سرشار مجسٹریٹ نے مرتد کی ضمانت لینے سے انکار کر دیا۔ اب بھی کافر جیل کی سلاخوں میں گستاخیٔ رسول کی سزا بھگت رہا ہے، حسب ذیل علمائے کرام اور معززین شہر نے اس گستاخ رسول کے خلاف بھرپور انداز سے تعاون کیا، مولانا قطب الدین، مولانا قاری عبدالغفور صاحب، مولانا محمد قاسم قاسمی، مولانا محمد یوسف قریشی، مولانا جلیل احمد صاحب، مولانا بشیر احمد شاد، سید شبیر حسین شاہ، مولانا قدرت اللہ راؤ بشیر احمد صاحب، منظور علی احرار، شیخ محمد انوار، حاجی عبدالکریم شیخ محمد خلیل، قاری حبیب اللہ، شیخ محمد طاہر، شیخ محمد اکبر میاں محمد یٰسین گردیزی، حفیظ اختر شاکر، شیخ محمد اسلم، محمد خالد قدیر احمد قریشی، قاری ذوالفقار علی، شیخ محمد جمیل، راقم الحروف حکیم محمد اسماعیل عاصم، مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ کئی معززین شہر شامل ہیں، اب ہمارا مطالبہ ہے کہ اس گستاخ رسول کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

مولانا امروٹی کی وفات پر تعزیتی بیانات

بہاولپور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدہ داروں سیف الرحمن، چوہدری محمد علیم، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، عبدالرحمن انصاری نے ایک مشترکہ بیان میں ملک کے نامور عالم دین مولانا سید محمد شاہ امروٹیؒ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا امروٹیؒ کی وفات سے ملک ایک نامور سیاسی، روحانی شخصیت سے محروم ہو گیا، انہوں نے کہا کہ مولانا امروٹیؒ تحریک آزادی کے ممتاز رہنما سید تاج محمود امروٹیؒ کے جانشین اور جمعیت علماء اسلام سندھ کے امیر تھے، ان کی خدمات رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی۔

مقابلہ معلومات نمبر ۲ کے نتائج کا اعلان

۱۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بارے میں دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمائی اور آپ کی آمد کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی۔

۲۔ عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر تقریباً ۲۱۰ احادیث مبارکہ ہیں جن کو مفتی محمد شفیع صاحب نے اپنی کتاب ختم نبوت کامل میں جمع کر دیا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی (ترمذی، مسند احمد)

۳۔ حضرت وحشی ؓ نے مسیلمہ کذاب کو جہنم واصل کیا تھا

۴۔ مرزا قادیانی کے صاحبزادے بشیر احمد نے سیرت المہدی (مرزا قادیانی کے حالات زندگی) میں لکھا ہے کہ مرزا قادیانی جرابیں الٹی پہن لیا کرتا تھا۔ غرارہ پہن کر سوتا تھا جیب کے بٹن غلط لگاتا تھا جیب میں گڑ کی ڈلی رکھتا تھا۔ شیرینی سے پیار تھا۔ اور ساتھ ہی پیشاب کے ڈھیلے رکھ لیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ کسی نے بوٹ بھیجے مرزا قادیانی نے اسے سیاہی کی دوات کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا۔ مرزا قادیانی نے کل ۲۰۰ دعوے مختلف قسم کے کئے ہیں جو اس کے پاگل پن کی نشانی ہے۔

اول آنے والوں کے نام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام مقابلہ معلومات نمبر ۲ کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا۔ مقابلہ میں ۱۲۹ امیدواروں نے حصہ لیا۔ مقابلہ میں ۱۲۲ حل موصول ہوئے۔ ۷۶ امیدواروں نے صحیح جوابات ارسال کئے ایک غلطی والے حل ۲۵ تھے۔ جب کہ بغیر کوپن کے تین حل تھے۔ اس سلسلہ میں مقامی مجلس کے سرپرست جناب عبدالحمید رحمانی صاحب کی رہائش گاہ پر قرعہ اندازی انہی کی صدارت میں ہوئی تنظیم تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سابق صدر ڈاکٹر قاری محمد صولت نواز نے صحیح حل کی قرعہ اندازی کی اول انعام بجوتہ تحصیل کھڑیاں کے حافظ محمد افضل کو دیا گیا ایک غلطی والے حل کی قرعہ اندازی جناب بابا عبادت نے کی اول آنے والوں کے نام یہ ہیں۔ محمد تحسین بن محمد علی، بمبئی بھارت، حفظ الرحمٰن صدیقی بہاولپور، محمد عبداللہ عامر ڈیرہ غازی خان حافظ جمیل احمد نواب شاہ سندھ، حافظ محمد افضل بجوتہ کھڑیاں، حافظ حبیب اللہ شاہ کوٹ، محمد سرور شاکر گوجرانوالہ محمد راشد مدنی ٹنڈو آدم (۲) حل۔ رائے محمد اذلان شاہد میاں میر کالونی لاہور، رائے ثاقب نسیم خان میاں میر لاہور، شاہد رشید قریشی انجینئرنگ روڈ لاہور، قاری عبدالوحید قاسمی اسلام آباد، محمد اعظم اعظم ہری پور ہزارہ، قاری محمد عبدالمالک فاروقی امیر شریعت روڈ لودھراں، محمد اشرف بہاولپور، قاضی محمد اسماعیل قاسمی مانسہرہ، احمد علی ابن آدم لسٹر انگلینڈ عبدالرؤف نعمانی چک نمبر ۲۳ وہاڑی، حافظ محمد سعید احمد مدنی خضرو بہاولپور، عبدالسلام بہاولپور شہر، فقیر محمد نواز بوچ، لوٹ عبداللہ شیخوپورہ، مشتاق الرحمٰن عثمانی عارف والا محمد عبداللہ مجازی طاہرہ پیرونسیم بادشاہ ماڈل ٹاؤن لاہور محمد فاروق صدیقی، منڈی پنڈی جھنگ صدر، محمد شاہد ندیم شاہ کوٹ، حبیب احمد عابد ننکانہ افتخار احمد نقشبندی ایبٹ آباد عبدالغنی اسلام آباد، منور احمد ولد حبیب احمد شیر شاہ کراچی، قاری عمر خان فاروقی ہری پور، اورنگ زیب مغل درویش ہری پور، محمد سلیم طاہر رحیم یار خان، سعید احمد ترنسوی کراچی، حافظ دین محمد بہاولپور، نور محمد بہاولنگر، دین محمد بہاولنگر، محمد الرحمان انور گندف ہری پور، اکبر علی کراچی چوہدری شفیق احمد ایڈووکیٹ بہاولپور، محمد داؤد عابد چھیر کنڈ مانسہرہ، شبانہ بنت ولی محمد کراچی، محمد ندیم طاہر رحیم یار خان عبید الرحمٰن عثمانی ہنگر یو بدین، عبدالعلیم ضیاء ہارون آباد محمد اشرف ضیا ہارون آباد، حبیب الرحمان ہزاروی کوٹلی سمیرا اسلم فاروق آباد شیخوپورہ، تاج حسین انگرہ تاج کراچی ماسٹر عبدالحمید ریاض شاہ کوٹ۔ راؤ عبدالرحیم طاہر ہارون آباد، حافظ عبدالماجد اعوان ہارون آباد، محمد عبدالولی کراچی خواجہ عبدالحمید بٹ قادیان حال لودھراں، چوہدری عنایت اللہ گوجرانوالہ، محمد الیاس صابر دھنوٹ لودھراں منصور احمد خان راولپنڈی، عبدالبدیع نواب شاہ روڈ دوڑ، احسان الٰہی خالد خاکی شاہ مور کھنڈا عبدالرحمٰن طاہر فیصل آباد، حافظ نصیر الدین اسلام آباد، محمد فیاض کراچی محمد ندیم گوجرہ، فضل کریم راوی روڈ لاہور، احسان الٰہی خالد خاکی شاہ مور کھنڈا، حافظ محمد امین کوہاٹ، مولوی ابوالبرکات دولت خیل لکی، رانا محمد یونس چک نمبر ۱۲ ج سرگودھا

دوم آنے والے

حافظ نور حسین کراچی، حافظ سلطان العارفین صدیقی کراچی، حافظ سراج الحق ساجد اچھڑیاں ہزارہ، سکندر محمود صادق آباد، محمد عبداللہ عامر ڈیرہ غازی خان حافظ محمد افضل زہیر چک ۸۸ ج ب فیصل آباد، امداد اللہ گلفشن کراچی، فیاض احمد شاہد بہاولپور، مرغوب احمد ہارون آباد، یونس جاوید نمی چونیاں، محمد اعظم چاہ میراں لاہور، محمد انیس مجاہد ضلع شیخوپورہ، محمد اکمل بھٹی بہاولپور محمد افضل بھٹی بہاولپور، اورنگ زیب خان وسن پورہ لاہور، عبدالصبور صابری جہانیاں، محمد زاہد دلبر سرگودھا آمنہ حبیبہ راولپنڈی، ظفر اقبال نوال جنڈانوالہ مجگر احمد اللہ حامد سرڈھیری چارسدہ، قاری سید ضیاء الحسن شاہ سراجیہ کھوکھر ایبٹ آباد، خواجہ ریاض احمد مظفر آباد کشمیر حافظ عمران حنیف کراچی، حافظ مشتاق الحسن الراعی میراں رحیم یار خان، طاہر بیگ کراچی، حافظ محمد عبدالاحد ٹرنک بل سکھر، حافظ انور شہزاد کراچی، سید وسیم جاوید اقبال کراچی شاہ ولی خان کراچی، حافظ عدیل خان کراچی، مولوی عبدالمجید بدین۔ سلطان احمد حنفی سرگودھا، حسین ملک ہزاروی گوجرانوالہ محمد علی کراچی، نشکیہ ناز مغل کراچی۔

سوم آنے والے

احمد رضا بیگ کراچی، محمد صادق فاروقی بہاولپور

محمد عبداللہ سعادیہ قصور، امتیاز حسین شاہ، سوہاوہ تولانی بھالیہ، محمد شفیق شاہد رحیم یار خان، محمد صابر الپسرودی کراچی اسلام علی شاہ کراچی، محمد افضل عدم پڑھو، تعلقہ ماتلی بدین، لائس نائیک غلام اکبر بلوچ لوکنڈی مسعود سامدہ خورد لاہور عبدالمجید صابر ساہیوال
شیخ محمد محسن جاوید کینٹ لاہور، محمد اسحاق ساقی حسن آباد رحیم آباد حاجی محمد سعید کراچی، قدرت اللہ خان کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ حافظ عبدالمتین شکرگڑھ، سمیع اللہ عادل کوٹ محفوظ الحق چک ۵۳ وہاڑی۔ قاری محمد ابراہیم مرتی مسجد میانوالی

بقیہ ——— حیاتِ عیسیٰ

لئے تفصیلی جہنم کی وعید سورہ النساء: ۱۱۵ میں سنائی گئی ہے اب فرمائیے کہ لفظ توفی کے بارے میں آپ کا کیا ہوا چیلنج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات میں کیا بگاڑ پیدا کرسکتا ہے توفی کے کچھ معنی لے لو حیات مسیح ہر صورت میں ثابت ہو رہی ہے۔ اس لئے کہ ان کی حیات طیبہ لفظ رفع سے ثابت ہے نہ کہ توفی سے!

بقیہ ——— آپ کے مسائل

——— سلیم اللہ کراچی

س: حاجی الہ ڈنہ کی دو بیویاں ہیں اس کی ایک بیوی کا احمد کے ایک بیٹے اور ایک بیٹی نے دودھ پیا ہے اور احمد کی بیوی کا ان کی اولاد نے دودھ نہیں پیا ہے اب یہ احمد اس بیٹے اور بیٹی کا نکاح حاجی الہ ڈنہ کی دوسری بیوی کے بیٹے کی اولاد سے کرسکتا ہے یا نہیں اور احمد کو دوسرے بیٹے اور بیٹیاں بھی ہے جنہوں نے دودھ نہیں پیا ہے اور ان کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں۔

ج: احمد کے جس بیٹے اور بیٹی نے حاجی الہ ڈنہ کی بیوی کا دودھ پیا ہے ان کا نکاح حاجی صاحب کی اولاد میں سے کسی سے نہیں ہوسکتا۔ خواہ پہلی بیوی کی اولاد ہو یا دوسری بیوی کی اولاد ہو۔ ہاں ان دونوں کے دوسرے بہن بھائیوں کے رشتے حاجی صاحب کی اولاد سے ہوسکتے ہیں۔

بقیہ ——— ہمارے اکابر

رہائی کے بعد آپ نے انگریزوں کے خلاف بھرپور تحریک چلائی اور آخر ۱۹۴۷ء کو انگریز کو فرار کرا کر ہی دم لیا۔ ہندوپاک کے علاوہ آپ کے دنیا بھر میں سات ہزار شاگرد اور ۳۹ لاکھ مریدین اور کروڑوں معتقدین موجود ہیں آپ کے رفقاء میں مفتی کفایت اللہ دہلوی، علامہ انور شاہ کشمیری، مولانا تاج محمود امروٹی مولانا عبیداللہ سندھی، مولانا محمد صادق کراچی، مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی، مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی، مولانا احمد سعید قابل ذکر ہیں آپ نے آخری عمر میں مسلمانوں کو علوم کی ترقی اور تجارت پر اطاعت رسول اشاعت دین کی ہدایت پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی اور اسی سال کی عمر میں دیوبند میں ۵ دسمبر ۱۹۵۵ء کو وصال فرمایا کروڑوں رحمتیں ہوں مرد مجاہد پر۔ آمین!

تحریر: محمد عثمان الوری

بقیہ ——— امام مسلم

حدیث کے بارے میں کچھ دریافت کیے گھر آکر اپنی کتابوں میں اس حدیث کی تلاش شروع کردی۔ قریب ہی کھجوروں کا ایک ٹوکرا بھی رکھا ہوا تھا۔ امام مسلم حدیث کی تلاش کی دوران ایک ایک کھجور اٹھا کر کھاتے رہے حدیث تلاش کرنے میں امام مسلم کے استغراق اور انہماک کا یہ عالم تھا کہ کھجوروں کی مقدار کی طرف آپ کی توجہ نہ ہوسکی۔ اور حدیث ملنے تک کھجوروں کا سارا ٹوکرا خالی ہوگیا۔ اور غیر ارادی طور پر کھجوروں کا زیادہ کھانا ہی ان کی موت کا سبب بن گیا۔ اور اس طرح ۲۵ رجب ۲۶۱ھ اتوار کے دن شام کے وقت علم حدیث کا یہ درخشندہ آفتاب غروب ہوگیا۔ اور اگلے روز پیر کے دن خراسان کے اس عظیم محدث کو سپرد خاک کیا گیا۔

حسنِ عاقبت: امام مسلم سادہ دل درویش تھے۔ اور علم و عمل کی بہترین خوبیوں کے جامع تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی خدمات کا بہترین صلہ عطا فرمایا۔ ابوحاتم رازی بیان کرتے ہیں میں نے امام مسلم کو خواب میں دیکھا اور ان کا حال دریافت کیا۔ تو انہوں نے جواب میں کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت کو میرے لئے مباح کردیا ہے اور میں اس میں جہاں چاہتا ہوں رہتا ہوں۔

بقیہ ——— نظریۂ توحید

دو ذی عقل چیز ہے جو اس کی طرف خط تحریر کیا گیا ہے۔ لیکن یہ منظر دیکھنے کے لئے مصر کے تمام لوگ مسلم و غیر مسلم سب دریائے نیل کے کنارے جمع ہوگئے، سب کی موجودگی میں مصر کے گورنر نے امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا خط دریائے نیل کے حوالے کردیا، خط کا دریا میں پہنچنا تھا کہ دریا میں طغیانی آگئی اور کنارے پر کھڑے لوگوں کے گھٹنے تک پانی سے بھیگ گئے، یہ منظر دیکھ کر سترہ ہزار یہودی اسلام لے آئے۔ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے خط کا اس قدر اثر ہوا کہ اس وقت سے لے کر آج تک دریائے نیل کے پانی میں کبھی کمی واقع نہیں ہوئی۔

ہم مسلمان سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نام لیوا ہیں ان کے عدل و مساوات کے بیان کرتے نہیں تھکتے اور فخر کرتے ہیں، کرنا بھی چاہیے کہ اسلام کی عظمت کو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دوبالا کیا، لیکن ہمارے حکمرانوں کی نگاہیں غیر ملکی امدادوں کی طرف لگی ہیں کہ اگر وہاں سے امداد نہ ملی تو پھر ہماری معاشی ضروریات کیسے پوری ہوں گی۔ اور ادھر غیر مسلم ہیں کہ ہمارے دین اسلام میں مداخلت کے مرتکب ہو رہے ہیں اور ایسی شرائط لگا رہے ہیں جنہیں قبول کرنے سے ہمارے ایمان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے، ہمارے حکمرانوں کو چاہئے کہ بحیثیت مسلمان اللہ سے مدد طلب کریں، نفع، نقصان کا مالک اسی کو سمجھیں، اور ایسے غیر ملکی جو ہماری ایمانیات میں دخیل ہوں ان سے اپنے معاملات ختم کردیں۔ میرا اشارہ صریحاً امریکہ اور اس کی لگائی جانے والی شرائط کی طرف ہے۔

بقیہ ——— معجزات

تک کہ خوب سیراب ہوگئے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اس ڈول کی رسیوں کو تھام کر پانی پیا، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوگئے، پھر ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور ڈول کی رسیوں کو تھاما، سو وہ رسیاں کھل گئیں اور اس میں سے کچھ پانی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی آپڑا۔

ایبٹ آباد جاگ اٹھا

(نمائندہ خصوصی) قادیانی چوں کہ اب بھی اپنے آپ کو نامسلم نہیں سمجھتے بلکہ دھڑلے اور جوش و خروش سے یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہی خالص مسلمان ہیں۔ جبکہ مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد کا پرچار بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ہی خالص مسلمان ہیں جبکہ مرزا قادیانی کی کفریہ تحریروں اور لٹریچر کو صحیح مانتے ہیں۔ کبھی وقت تھا کہ قادیانیت کے خلاف بات کرنا موت کو دعوت دینا ہوتا تھا۔ وہ مشکل وقت کاروانِ بخاریؒ کی کوشش اور محنت سے گذر گیا اب قادیانیت کا ڈر کم نہیں، جو بات انسانی عادات میں بیٹھ جائے وہ تبدیل نہیں ہوتی اسی عادت سے مجبوری کی وجہ سے قادیانی اب بھی اپنے آپ کو مختلف طریقوں میں مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کے نفاذ کے بعد انہیں یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان لکھیں۔ گورنمنٹ ڈگری کالج میں ایک قادیانی لڑکے ناصر نے مسلمان لکھا۔ اس بات کا پتہ جب دیگر طلبہ کو چلا تو انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کے راہنماؤں سے رابطہ کیا، چنانچہ مجلس کے ذمہ دار حضرات نے مقامی انتظامیہ سے رابطہ کیا۔ ابتدا میں مقامی انتظامیہ نے کچھ لیت و لعل سے کام لیا لیکن جب عالمی مجلس کے رہنماؤں کے تیور دیکھے ادھر کالج کے نوجوانوں نے راست اقدام شروع کر دیا ایک دو جلوس بھی نکالے گئے اور کالج میں ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کے جنرل سیکرٹری اور شہزادہ بخاری مسجد کے خطیب مولانا سید افسر علی شاہ صاحب نے رپورٹ درج کرائی اور ایبٹ آباد میں تمام جمعہ کے خطبات میں قراردادیں پاس کرائی گئیں کہ مذکورہ قادیانی کو گرفتار کیا جائے۔ اسی اثنا میں گورنر سرحد فدا محمد خان نے کافی دباؤ ڈالا کہ اس کیس کو ختم کر دیا جائے لیکن ختم نبوت کے پروانوں کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ قادیانی لڑکے کو گرفتار کر کے آرڈیننس کی خلاف ورزی کے جرم میں مقدمہ چلایا جائے چنانچہ ۳ نومبر ۱۹۸۶ء کو ناصر قادیانی گرفتار ہوا، ۸ نومبر ۱۹۸۶ء کو علاقہ مجسٹریٹ جناب عبدالرحمٰن خان نے مذکورہ قادیانی کی درخواست ضمانت مسترد کر دی۔ ۱۴ نومبر ۱۹۸۶ء کو سیشن میں ضمانت کی درخواست کی سماعت ہوئی جبکہ سیشن جج دائم خان نے بھی ضمانت مسترد کر دی۔ اس کے بعد قادیانیوں نے ہائی کورٹ کا رخ کیا۔ بالآخر ۱۸ نومبر کو پشاور ہائی کورٹ نے ناصر قادیانی کو ضمانت پر رہا کر دیا

(سید منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ)

❖❖❖❖

منڈی بہاؤالدین میں قادیانیوں کی ذلت و رسوائی

منڈی بہاؤالدین (نمائندہ ختم نبوت) کچھ عرصہ پیشتر گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول منڈی بہاؤالدین میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں شہر اور علاقہ کی اہم شخصیتوں کو دعوت دی گئی، سکول کے مرزائی ہیڈ ماسٹر نے شادمان شوگر ملز کے چند مرزائی افسروں کو بھی دعوت دے دی۔ تقریب والے دن وہ بھی آ گئے۔ تقریب کے اختتام پر مہمانوں کے لئے چائے کی پارٹی کا انتظام کیا گیا، اس موقع پر مسلمان اساتذہ نے مرزائی افسروں کو علیحدہ جگہ چائے پلانے کا انتظام کیا تاکہ یہ مسلمانوں کے ساتھ پارٹی میں شامل نہ ہو سکیں، اس بات پر قادیانی افسر روتے، منہ بسورتے، رخصت ہو [illegible] گئے۔

طبی دُنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوت

سابقہ نام:- چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ سنہ ۱۹۳۵ء

ھُوالشّافی

رُ انتخابِ الاطباء ،،

الحاج حکیم محمد یونس (ایم اے)

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے :- فون ۵۵۱۹۷۵

اوقات مطب

موسم گرما:- ۷ تا ۲ جمعۃ المبارک

۵ تا ۹ ۹ تا ۱۲

موسم سرما:- ۹ تا ۱ ۵ تا ۹

۴ تا ۹

● غرباء کے لئے علاج مفت۔ ● طلبا و طالبات کو خاص رعائت۔ ● ایلوپیتھی ڈاکٹرز انگریزی علاج سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کر لیں۔ ● عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ● دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ● بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہیگی ● عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعائت دستیاب ہیں۔

دواخانہ ختم نبوۃ، ۱-د-۵۶ سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

روشنی

حرم کعبہ میں جو آئی روشنی ہے
وہی ہر سمت چھائی روشنی ہے

قمر، خورشید، تارے فیض اس کا
یہی ہر جا سمائی روشنی ہے

بنے بوبکرؓ سے، صدیق اکبرؓ
وہیں سے ہی یہ پائی روشنی ہے

نبوت بند ہے ورنہ یہ منصب عمرؓ کو ملتا
پڑی اُن پر خدائی روشنی ہے

مقامِ حضرتِ عثمانؓ کے کیا کہنے
انہیں دل سے یہ بھائی روشنی ہے

علیؓ شیرِ جلی اور سب صحابہؓ میں
بہاریں خوب لائی روشنی ہے

یہی تو ہیں ہدایت کے ستارے
یہی رب نے بتائی روشنی ہے

وہ ہے ظلمت کدہ، بغضِ صحابہؓ سے
کہ جس دل نے بجھائی روشنی ہے

ندیم ان سے محبت عین ایماں ہے
اُنہوں نے ہی دکھائی روشنی ہے

ندیم رنگپور کھور خوشاب